(نواں شمارہ)

انعامی سلسلہ
ترغیبِ مطالعہ پروگرام

گوہرِ حکمت

رجعت

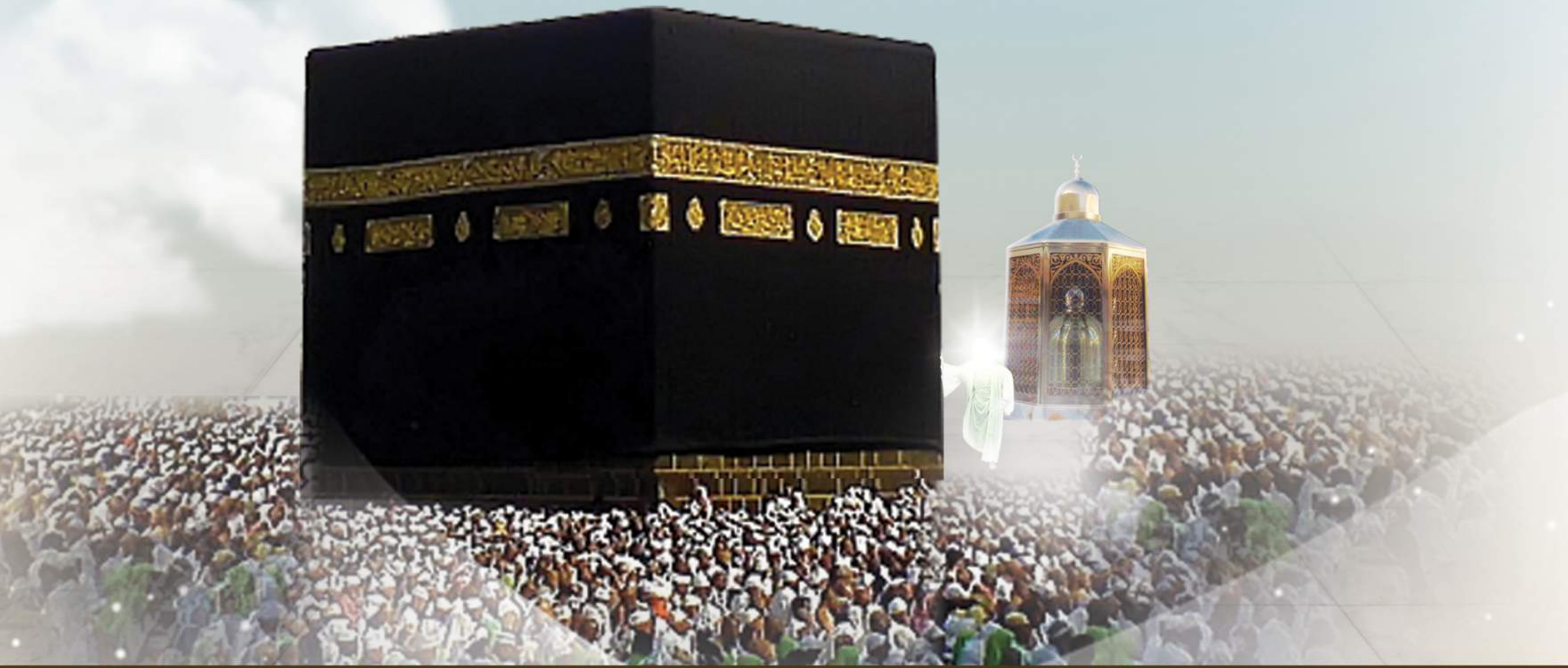

وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّن يُكَذِّبُ بِآيَاتِنَا فَهُمْ يُوزَعُونَ ۝

(سورۂ نمل ۔ ۸۳)

Green Island Publications
(A Project of GIT®)
Karachi - Pakistan

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گوہرِ حکمت (نواں شمارہ)

رجعت

ناشر: گرین آئی لینڈ پبلیکیشنز (GIP)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب	:	گوہرِ حکمت
تألیف	:	حجۃ الاسلام مولانا مرتضیٰ علی بھوجانی
تصحیح وترتیب	:	حجۃ الاسلام مولانا مجتبیٰ حسن جیوانی
		حجۃ الاسلام مولانا مصطفیٰ علی وکیل
کمپوزنگ	:	سیّد شاہ میر شاہ
تاریخ اشاعت	:	رجب ۱۴۳۶ھ
پیشکش	:	گرین آئی لینڈ یوتھ فورم (GIYF)
ناشر	:	گرین آئی لینڈ پبلیکیشنز (GIP)

فہرست

	عنوان	صفحہ نمبر
۱	پیش لفظ	۴
۲	باب اول: رجعت کا صحیح مفہوم	۵
۳	باب دوم: رجعت قرآن میں	۸
۴	آیات کا دوسرا حصہ	۱۵
۵	باب سوم: روایات میں رجعت کا تذکرہ	۳۰
۶	باب چہارم: دعاؤں اور زیارات میں رجعت کا تذکرہ	۳۳
۷	باب پنجم: رجعت مذہب اہلبیت علیہم السلام کے علماء کی نظر میں	۳۷
۸	باب ششم: رجعت پر کئے جانے والے اشکالات کے جوابات	۴۱
۹	دوشبہات	۴۲
۱۰	حوالہ جات	۴۴
۱۱	قواعد وضوابط	۴۹
۱۲	سوالات	۵۲

پیش لفظ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

کتب بینی اور مطالعہ کا شوق قوموں کی ترقی میں انتہائی اہم کردار ادا کرتا ہے۔اقوامِ عالم میں جس انداز سے یہ شوق اپنی جگہ بنا چکا ہے،اس اعتبار سے ہماری قوم کو ابھی بہت محنت کرنا ہے۔البتہ یہ بات عرض کرنا بھی نہایت ضروری ہے کہ اس سلسلے میں مختلف اداروں نے کام شروع کر دیا ہے۔''گوہر حکمت'' کے نام سے ترغیبِ مطالعہ کا یہ سلسلہ بھی ایسی ہی ایک چھوٹی سی کوشش ہے تا کہ قوم میں شوقِ مطالعہ اُجاگر کیا جائے۔

گرین آئی لینڈ یوتھ فورم کی خواہش ہے کہ بچوں اور نوجوانوں میں شوقِ مطالعہ کو فروغ دینے کے لئے اپنی سعی وکوشش ضرور کی جائے۔اس سلسلے میں بطورِ خاص اس بات کو پیش نظر رکھا گیا کہ حتی المقدور مستند علمی مواد کو ایک مختصر کتابچہ کی صورت میں ایک جگہ اکٹھا کر دیا جائے۔مطالعہ میں غور طلبی کے عنصر کو باقی رکھنے کے لئے آخر میں کچھ سوالات بھی دیئے گئے ہیں تا کہ دورانِ مطالعہ ان سوالات کے جوابات کو حاصل کرنے کے لئے توجہ بھی باقی رہے۔

کمسن نوجوانوں کے شوق کو دیکھتے ہوئے پانچویں کلاس یا ۱۰ سال کی عمر تک کے لڑکوں اور لڑکیوں کو اس پروگرام میں شمولیت کا اہل قرار دیا گیا ہے اور ساتھ ہی ساتھ زیادہ سے زیادہ عمر کی حد ہٹا کر ہر عمر کے مرد و خواتین کو اس پروگرام میں شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔

برادران ارجمند قبلہ مولانا مصطفیٰ علی وکیل،مولانا قمر علی لیلانی اور مولانا مجتبیٰ حسن جیوانی صاحبان کا میں نہایت ہی شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے نہ صرف اس پراجیکٹ کو مکمل طور پر سنبھالا بلکہ نہایت ہی خوبصورتی اور نفاست کے ساتھ اس مشکل کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔

خداوند متعال سے دعا گو ہوں کہ وہ ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے اور ہم سب کو ناصرانِ امام علیہ السلام میں شامل فرمائے۔

والسلام

غلام رضا روحانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب اول: رجعت کا صحیح مفہوم

رَجعت (' را ' پر زبر کے ساتھ پڑھا جاتا ہے) عربی زبان کا لفظ ہے، جو رجوع کے مشتقات میں سے ہے جس کے لغوی معنی واپس آنے اور لوٹنے کے ہیں۔

علم کلام (یعنی علم عقائد) کی اصطلاح میں رجعت کے عقیدہ سے مراد مرنے کے بعد دوبارہ اس دنیا میں لوٹنے کا عقیدہ رکھنا ہے۔ رجعت کو مذہب اہلبیت علیہم السلام کے عقیدے کے طور پر جانا جاتا ہے۔

رجعت کے لفظ کو لغوی طور پر سمجھنے کے لیے اسماعیل بن حماد جوہری کا یہ بیان ملاحظہ ہو:

و فلان یؤمن بالرجعة ای بالرجوع الی الدنیا بعد الموت۔(۱)

یعنی جب کہا جاتا ہے کہ فلاں رجعت پر ایمان رکھتا ہے یعنی وہ موت کے بعد دوبارہ دنیا میں واپس آنے کا عقیدہ رکھتا ہے۔

رجعت کی وضاحت شیخ مفیدؒ کی زبانی:

شیخ مفیدؒ اپنی کتاب اوائل المقالات میں رجعت کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

رجعت سے مراد یہ ہے کہ خداوند متعال لوگوں کے ایک گروہ کو مرنے کے بعد ان کی وہی پرانی صورتوں میں دنیا کی طرف لوٹائے گا، ان میں بعض کو عزت دے گا اور بعض کو ذلیل وخوار کرے گا، اہل حق کو اہل باطل پر اور مظلوموں کو ظالموں پر غلبہ دے گا اور ایسا امام مہدی عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف کے قیام کے وقت ہوگا۔

اس کے بعد فرماتے ہیں کہ یہ زندہ ہونے والے دو قسم کے لوگ ہوں گے۔ پہلا گروہ ان لوگوں کا ہوگا جو ایمان کے اعلیٰ درجے پر فائز ہوں گے، کثرت سے اعمال صالحہ انجام دینے والے اور خود کو گناہان کبیرہ سے بچانے والے جبکہ دوسرا گروہ ایسے لوگوں کا ہوگا جو فساد کی آخری حدوں کو پہنچے ہوئے ہوں گے پھر دونوں گروہوں کو موت آ لے گی اور پھر قیامت میں زندہ ہو کر اپنے جاودانی ثواب وعقاب کو پائیں گے۔(۲)

رجعت کی وضاحت سید مرتضیٰ علم الہدیٰ ؒ کی زبانی:

شیخ مفیدؒ کے شاگرد، سید مرتضیٰ ؒ رجعت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ شیعہ امامیہ کے عقیدے کے مطابق خداوند متعال ظہورِ امام مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے وقت ان کے شیعوں کے ایک گروہ کو جو مر چکے ہوں گے، واپس لائے گا تا کہ انہیں آپؑ کی مدد کا ثواب حاصل ہو پائے اور آپؑ کی حکومت کو دیکھ سکیں۔ اسی طرح آپؑ کے دشمنوں کا ایک گروہ بھی واپس لایا جائے گا تا کہ ان سے انتقام لیا جائے۔ (۳)

شیخ مفیدؒ اور سید مرتضیٰ ؒ کے بیانات کی روشنی میں واضح ہو گیا کہ:

۱) رجعت مرنے کے بعد دوبارہ لوٹنے کا نام ہے۔

لہٰذا جو افراد زندہ ہیں جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے بارے میں یہ کہنا کہ ان کی رجعت ہوگی، رجعت کے لغوی معنی کے اعتبار سے صحیح ہے لیکن اصطلاحی معنی میں صحیح نہیں ہے۔

۲) رجعت میں زندہ ہونے والے اسی دنیا میں لوٹ کر آئیں گے۔

لہٰذا قیامت میں تمام لوگوں کے زندہ ہونے کا عقیدہ ایک بالکل جدا عقیدہ ہے۔ جیسا کہ کتاب خصال کی روایت میں چند مختلف دنوں کو 'یوم اللہ' کے عنوان سے یاد کیا گیا ہے، جس سے واضح ہو جاتا ہے کہ یہ سب مختلف دن ہیں۔

۳) رجعت کا زمانہ امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے بعد کا ہے۔

قرآن کی آیات صراحت کے ساتھ اس بات کو بتاتی ہیں کہ سابقہ امتوں میں لوگ مرنے کے بعد زندہ ہو کر دنیا میں آئے تھے جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات میں سے مردوں کو زندہ کرنے کو بھی بیان کیا گیا ہے مگر رجعت، جس کے بارے میں یہاں بات ہو رہی ہے اس کا تعلق آئندہ زمانے اور ظہور امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے وقت سے ہے۔

۴) رجعت خاص ہے، عام نہیں ہے۔

رجعت میں تمام لوگ زندہ نہیں ہوں گے بلکہ اس کا تعلق مخصوص افراد سے ہے۔ بحار الانوار میں رجعت کے باب میں سب سے پہلی حدیث (جسے علامہ مجلسیؒ نے منتخب البصائر سے نقل کیا ہے) میں ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام اس بات کے بیان کے بعد کہ سب سے پہلے جن کے لئے زمین شگافتہ ہوگی اور رجعت

کریں گے امام حسین علیہ السلام ہیں، فرماتے ہیں:

ان الرجعة ليست بعامة وهي خاصة لا يرجع الا من محض الايمان محضا او محض الشرك محضا ۔(۴)

یعنی رجعت عام نہیں ہے، بلکہ خاص ہے صرف خالص اور پکے مؤمنین اور خالص مشرکین لوٹیں گے۔

۵) رجعت میں زندہ ہونے والے اپنی پچھلی شکلوں میں ہوں گے۔

رجعت میں زندہ ہونے والے اپنی پرانی انسانی شکل میں ہوں گے ان کی مثال ایسی ہی ہے جس طرح گذشتہ امتوں میں لوگ زندہ ہوئے تھے، لہٰذا رجعت کا تناسخ اور مختلف جنم کے عقیدے سے کوئی ربط نہیں ہے۔

۶) رجعت میں زندہ ہونے والے دوبارہ قیامت میں زندہ ہوں گے۔

ایسا نہیں کہ جو لوگ رجعت میں زندہ ہوں گے ان کی جزا و سزا اسی دنیا میں ہو جائے اور یہ لوگ قیامت میں زندہ نہ ہوں بلکہ رجعت میں زندہ ہونے کے بعد ان لوگوں کو دوبارہ موت آئے گی اور پھر قیامت میں دوبارہ زندہ ہوں گے۔

رجعت کے عقیدے کو تفصیل سے سمجھنے کے بعد اس بات کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ رجعت اس عقیدے کا مشہور نام ہے۔ بعض روایات میں اس عقیدے کو اور دوسرے ناموں سے بھی یاد کیا گیا ہے، جیسے شیخ صدوقؒ نے کتاب خصال میں اپنی اسناد کے ساتھ مثنیٰ الحناط سے روایت کی ہے کہ مثنیٰ کہتے ہیں میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ فرما رہے تھے کہ:

أَيّامُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ ثَلَاثَة یعنی خداوند متعال کے دن تین ہیں۔

۱) يَومَ يقومُ الْقَائِمُ یعنی امام قائم عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف کے قیام کا دن۔

۲) يَومُ الْكَرَّة یعنی لوٹنے کا دن (رجعت کا دن)

۳) يَومُ الْقِيَامَة یعنی قیامت کا دن (۵)

اس روایت میں رجعت کے لیے ''کرۃ'' کے لفظ کو استعمال کیا گیا ہے۔

باب دوم: رجعت قرآن میں

رجعت کے مسئلے کو بیان کرنے والی آیات کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ پہلے حصے میں ان آیات کو بیان کیا جائے گا جن کا تعلق گذشتہ زمانے سے ہے، جبکہ دوسرے حصے میں ان آیات کا ذکر ہو گا جو آئندہ زمانے کے بارے میں ہیں۔

آیات کا پہلا حصہ:

قرآن نے سابقہ اُمتوں کے واقعات کو بیان کرتے ہوئے متعدد موارد کا ذکر کیا ہے کہ جب لوگ مرنے کے بعد ایک بار پھر زندہ ہوئے تھے۔ ہم یہاں چند موارد بیان کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔

پہلا مورد: سورۂ بقرہ کی آیت ۵۵ اور ۵۶

وَإِذْ قُلْتُمْ يَا مُوسَىٰ لَن نُّؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ نَرَى اللَّهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْكُمُ الصَّاعِقَةُ وَأَنتُمْ تَنظُرُونَ ثُمَّ بَعَثْنَاكُم مِّن بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ

اور (یاد کرو وہ وقت) جب تم نے کہا: اے موسیٰ علیہ السلام! ہرگز آپ پر اس وقت تک ایمان نہ لائیں گے جب تک خدا کو اعلانیہ نہ دیکھ لیں، جس کے بعد بجلی نے تم کو لے ڈالا اور تم دیکھتے ہی رہ گئے۔ پھر ہم نے تمہیں موت آجانے کے بعد زندہ کر دیا کہ شاید اب شکر گزار بن جاؤ۔

یہ دو آیات حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم بنی اسرائیل کے بارے میں ہیں اور اس بات کو صراحت کے ساتھ بیان کر رہی ہیں کہ خدا نے ان لوگوں کو مرنے کے بعد زندہ کیا تھا۔

دوسرا مورد: سورۂ بقرہ کی آیت ۲۴۳

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِن دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللَّهُ مُوتُوا ثُمَّ أَحْيَاهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ.

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو ہزاروں کی تعداد میں تھے اور موت کے ڈر سے اپنے گھروں سے نکل پڑے تو خدا نے ان سے کہا: مر جاؤ، پھر ان کو زندہ بھی کر دیا، بے شک خدا لوگوں پر بہت فضل کرنے والا ہے لیکن اکثر لوگ شکریہ نہیں ادا کرتے ہیں۔

اس آیت کے بارے میں شیخ کلینیؒ نے الکافی میں اپنی اسناد کے ساتھ امام محمد باقر علیہ السلام اور

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے، جس میں بیان کیا گیا ہے کہ یہ لوگ شام کے شہروں میں سے ایک شہر کے رہنے والے تھے اور طاعون کے خوف سے اپنے شہر سے نکلے تھے۔ جب یہ لوگ ایک نئی جگہ پہنچے تو سب کو ایک ساتھ خدا نے موت دے دی پھر ایک طولانی مدت گزرنے کے بعد بنی اسرائیل کے ایک نبی جن کا نام حضرت حزقیل علیہ السلام تھا، ان کی دعا سے دوبارہ زندہ کیے گئے۔(٦)

تیسرا مورد: سورۂ بقرہ کی آیت ٢٥٩

أَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلَى قَرْيَةٍ وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَى عُرُوشِهَا قَالَ أَنَّى يُحْيِي هَٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا فَأَمَاتَهُ اللّٰهُ مِأَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ قَالَ لَبِثْتُ يَوْماً أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ قَالَ بَل لَّبِثْتَ مِئَةَ عَامٍ فَانظُرْ إِلَى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ وَانظُرْ إِلَى حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ آيَةً لِّلنَّاسِ وَانظُرْ إِلَى العِظَامِ كَيْفَ نُنشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوهَا لَحْماً فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ قَالَ أَعْلَمُ أَنَّ اللّٰهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

یا ان کی مثال جن کا ایک ایسی بستی سے گذر ہوا جو برباد ہو چکی تھی (یا خالی تھی) کہنے لگے: خدا اس کو مرنے کے بعد کس طرح زندہ کرے گا؟ تو خدا نے انہیں سو سال کے لئے موت دے دی اور پھر زندہ کیا۔ (ان سے) کہا: کتنی دیر سے یہاں ہو؟ جواب میں کہتے ہیں: ایک دن یا ایک دن سے بھی کم۔ کہا: (نہیں) بلکہ یہاں سو سال سے ہو۔ ذرا اپنے کھانے پینے کی چیزوں کو دیکھو جو خراب تک نہیں ہوئی ہیں اور (اب) اپنے گدھے کی طرف نگاہ کرو (جو ہڈیوں میں تبدیل ہو چکا ہے) اور یہ اس خاطر ہے، تا کہ تمہیں لوگوں کے لئے نشانی قرار دیں اور (اب اپنے گدھے کی) ہڈیوں کو دیکھو کہ ہم کس طرح اسے اٹھاتے ہیں (اور ان کو آپس میں ملاتے ہیں) اور اس کے بعد ان پر گوشت چڑھاتے ہیں۔ پس جب ان پر حقیقت عیاں ہوگئی تو کہنے لگے مجھے معلوم ہے خدا ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

روایتوں میں اختلاف ہے کہ اس آیت جن کا تذکرہ کیا گیا ہے وہ کون تھے؟ بعض روایتوں کا کہنا ہے کہ یہ حضرت عزیر علیہ السلام تھے، جن کو خدا نے سو سال کے لیے موت دے کر زندہ کیا۔ جبکہ بعض کا کہنا ہے کہ یہ حضرت ارمیا علیہ السلام تھے۔

بہر حال آیت صراحت کے ساتھ بتا رہی ہے کہ خدا نے انہیں سو سال کے لئے موت دینے کے

بعد دوبارہ زندہ کیا تھا۔ ان سو سالوں میں ان کی غذا بلکل خراب نہ ہوئی تھی جبکہ گدھا ہڈیوں میں بدل چکا تھا، جسے خدا نے ان کے سامنے دوبارہ زندہ کیا تھا۔ یہ خدا کی قدرت مطلقہ کا ایک نمونہ تھا، جس کو اس آیت میں بیان کیا گیا ہے۔

چوتھا مورد: سورۂ انبیاء کی آیت ۸۳ اور ۸۴

وَأَيُّوبَ إِذْ نَادَى رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ فَكَشَفْنَا مَا بِهِ مِن ضُرٍّ وَآتَيْنَاهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُم مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِندِنَا وَذِكْرَىٰ لِلْعَابِدِينَ

اور ایوب علیہ السلام کو جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ مجھے بیماری اور رنج نے چھولیا ہے اور تو بہترین رحم کرنے والا ہے۔تو ہم نے ان کی دعا کو قبول کر لیا اور ان کے رنج اور تکلیف کو دور کر دیا اور انہیں ان کے اہل وعیال دے دیئے اور ویسے ہی اور بھی دے دیئے کہ یہ ہماری طرف سے خاص مہربانی تھی اور یہ عبادت گزار بندوں کے لیے ایک یاددہانی ہے۔

روایات سے معلوم ہوتا ہے، آیت کے معنی یہ ہیں کہ خدا نے حضرت ایوب علیہ السلام کے لئے ان کے اہل وعیال جو مر چکے تھے زندہ کئے تھے۔

شیخ کلینیؒ اپنی کتاب الکافی میں اپنی اسناد کے ساتھ اس آیت کے بارے میں ابو بصیرؒ سے روایت کی ہے۔ابو بصیرؒ کا کہنا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی:

ولده كيف اوتى مثلهم معهم یعنی کس طرح ان کو ان کے بچوں جتنے اور بھی دے دیئے گئے؟

امام علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

أحيا له من ولده الذين كانوا ماتوا قبل ذلك باجالهم مثل الذين هلكوا يومئذ

یعنی خدا نے ان کے وہ بچے جو اس سے پہلے اپنی موت آپ مر گئے تھے، ان کو ان کی خاطر زندہ کر دیا، جس طرح ان بچوں کو زندہ کیا جو ان دنوں ہلاک ہوئے تھے۔(۷)

اسی قسم کی روایت علی بن ابراہیمؒ نے اپنی تفسیر میں اپنی اسناد کے ساتھ عبداللہ بن بکیرؒ وغیرہ سے نقل کی ہے کہ اس آیت کی تفسیر میں امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

أحيا الله له اهله الذين كانوا قبل البلية و احيا له اهله الذين ماتوا و هو في البلية

یعنی خدا نے ان کی خاطر ان کے وہ اہل وعیال جو بلا ومصیبت سے پہلے تھے ان کو زندہ کر دیا اور ان کے ان اہل وعیال کو (بھی) زندہ کر دیا جو ان کی آزمائش کے دوران انتقال کر گئے تھے۔(۸)

حافظ طبرانی (جو ایک غیر شیعہ عالم ہیں) اپنی کتاب معجم کبیر میں اپنی اسناد کے ساتھ ضحاک بن مزاحم سے نقل کرتے ہیں کہ رسول ﷺ کے صحابی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو یہ بتایا گیا کہ مروان اس آیت وَآتَیْنَاهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُم مَّعَهُم کے بارے میں کہتا ہے کہ خدا نے ان کے اہل وعیال کے علاوہ دوسرے اتنے ہی اور دے دیئے تھے، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: بل اتی باهله باعیانهم و مثلهم معهم (نہیں! ایسا نہیں ہے جیسا وہ کہتا ہے) بلکہ خدا نے بعینہ وہی اہل وعیال دیئے تھے اور اتنے ہی مزید، ان کے علاوہ بھی عطا کیے تھے۔(۹)

پانچواں مورد: سورۂ یٰس کی آیت ۱۳ اور ۱۴

وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلاً أَصْحَابَ الْقَرْيَةِ إِذْ جَاءهَا الْمُرْسَلُونَ إِذْ أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوا إِنَّا إِلَيْكُم مُّرْسَلُونَ

اور پیغمبر ﷺ آپ ان سے بطور مثال اس قریہ والوں کا تذکرہ کریں، جن کے پاس ہمارے رسول آئے۔ جب ہم نے ان کی طرف دو (پیغمبر) بھیجے تو ان لوگوں نے جھٹلا دیا تو ہم نے ان کی مدد کو تیسرا (رسول) بھی بھیجا تو سب نے مل کر اعلان کیا کہ ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں۔

واقعہ:

تفسیر قمی میں اس آیت کی تفسیر میں ایک واقعہ کو بیان کیا گیا ہے جسے علی بن ابراہیمؒ نے اپنی اسناد کے ساتھ ابوحمزہ ثمالیؒ سے روایت کیا ہے۔ اس روایت میں اس آیت کی تفسیر کو کچھ اس انداز میں بیان کیا گیا ہے کہ جب ابوحمزہ ثمالیؒ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر کے بارے میں سوال کیا تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

خدا نے دو مردوں کو (رسول بنا کر) شہر انطاکیہ کے رہنے والوں کی طرف بھیجا۔ وہ دونوں جب ان لوگوں کے پاس وہ دین لے کر آئے، جسے وہ نہیں جانتے تھے تو ان لوگوں نے ان دونوں کے ساتھ بہت برا برتاؤ کیا اور دونوں کو بتوں کے گھر میں قید کر دیا۔ اس وقت خداوند متعال نے ایک تیسرے رسول کو ان کی

طرف بھیجا۔ جب وہ شہر میں داخل ہوئے تو لوگوں سے بادشاہ کا پتہ معلوم کر کے بادشاہ کے محل جا پہنچے اور وہاں پہنچ کر کہنے لگے: میں ایک ایسا شخص ہو جو کسی بیابان میں عبادت کیا کرتا تھا، میری بڑی تمنا تھی کہ بادشاہ کے خدا کی عبادت کروں۔ لوگوں نے ان کی بات بادشاہ تک پہنچا دی۔ بادشاہ نے کہا: تم ان کو خداؤں کے گھر لے جاؤ۔ لوگ (اس حکم پر عمل کرتے ہوئے) انہیں وہاں لے گئے (اس طرح وہ اپنے دوساتھیوں تک جا پہنچے اور) ایک سال تک ان کے ساتھ رہے۔

پھر (ایک دن) دونوں سے کہتے ہیں: اس طریقے سے ذہانت اور سمجھداری سے کام لیتے ہوئے ایک قوم ایک دین سے دوسرے دین کی طرف آسکتی ہے۔ کیا تم دونوں میرا ساتھ نہیں دو گے؟ پھر ان دونوں سے کہتے ہیں: اس بات کا اظہار نہ کرنا کہ تم مجھے پہلے سے جانتے ہو۔ یہ کہہ کر وہ بادشاہ کے پاس چلے گئے۔

(جب بادشاہ کے پاس پہنچے تو) بادشاہ ان سے کہتا ہے: مجھے خبر ملی ہے کہ تم میرے خدا کی عبادت کرتے ہو، لہٰذا تم میرے بھائی ہو۔ کوئی حاجت ہو تو تم مجھ سے کہو!

انہوں نے جواب دیا: اے بادشاہ! میری کوئی تمنا نہیں ہے مگر میں نے خداؤں کے گھر میں دو مردوں کو دیکھا تھا ان کا کیا قصہ ہے؟

بادشاہ کہتا ہے: وہ دونوں میرے پاس آئے تھے تاکہ میرے دین کو غلط ثابت کریں اور مجھے آسمانی خدا کی طرف دعوت دیں۔

انہوں نے کہا: (ایسا ہے تو) پھر ان دونوں سے اچھے انداز میں بحث و گفتگو کر لیتے ہیں۔ اگر حق ان کے ساتھ ہوا، تو ہم ان کی بات مان لیتے ہیں ورنہ وہ دونوں ہمارے دین میں داخل ہو کر حقوق اور فرائض میں ہمارے ساتھ شریک ہو جائیں گے۔

بادشاہ نے ان دونوں کو لانے کا حکم دے دیا۔ جب وہ دونوں حاضر ہوئے تو انہوں نے اپنے ان دوساتھیوں سے کہا: تم کیا پیغام لے کر آئے ہو؟

دونوں نے جواب دیا: ہم آئے ہیں تاکہ خداوند متعال کی عبادت کی طرف بلائیں، وہ خدا جس نے آسمانوں اور زمین کو خلق کیا ہے، جو (ماؤں کے) بطن سے جسے چاہے، جیسے چاہے خلق کیا کرتا ہے، جو درختوں اور پھلوں کو اُگاتا ہے اور آسمان سے بارش برساتا ہے۔

انہوں نے ان دونوں سے کہا: کیا وہ خدا جس کی طرف تم دعوت دے رہے ہو اتنی قدرت اور طاقت رکھتا ہے کہ اگر ہم کسی اندھے کو لائیں تو اس کی آنکھوں میں نور دے سکے؟

دونوں نے کہا: اگر ہم خدا سے دعا کریں اور اس کی مرضی بھی ہو تو ایسا ہو جائے گا۔

بادشاہ کے حکم سے ایک ایسے اندھے کو لایا گیا جس نے کبھی دنیا کو نہیں دیکھا تھا، دونوں نے کھڑے ہو کر دو رکعت نماز پڑھی، اور اچانک وہ دیکھنے کے قابل ہو گیا۔

انہوں نے بادشاہ سے کہا: ایک اور اندھا شخص لایا جائے۔

جب وہ آیا تو اب انہوں نے سجدہ کیا، جب سجدے سے سر اٹھایا تو وہ بھی صحیح ہو چکا تھا۔ کہنے لگے: اے بادشاہ! ان کی دلیل کے مقابلے میں یہ ہماری دلیل۔

(پھر کہنے لگے) ایک ایسے شخص کو لایا جائے جو چلنے پھرنے کے قابل نہ ہو۔ جب اس کو بھی ان دونوں نے دعا کر کے صحیح کر دیا اور انہوں نے بھی ایسا ہی کر کے دکھا دیا، تب کہتے ہیں: ہمارے پاس دو دلیلیں لائی گئیں، ہم بھی اس کے مقابلے دو دلیل لے کر آ گئے۔ اب ایک چیز باقی رہ جاتی ہے، اگر اس کو تم دونوں انجام دے سکے تو میں تم دونوں کے دین میں داخل ہو جاؤں گا۔ وہ یہ ہے کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ بادشاہ کا ایک بیٹا مر چکا ہے، اگر تمہارے خدا نے اسے زندہ کر دیا تو میں تمہارا دین قبول کر لوں گا۔

جب بادشاہ نے یہ سنا تو کہنے لگا: میں بھی تمہارے ساتھ ان دونوں کے دین میں داخل ہو جاؤں گا۔

(یہ سن کر) دونوں خداوند متعال کے حضور طولانی سجدہ بجالائے اور پھر سر اٹھا کر بادشاہ سے کہتے ہیں: اپنے بیٹے کی قبر کی طرف جاؤ! وہاں تمہیں وہ انشاء اللہ زندہ ملے گا۔

سب لوگ قبر کی طرف چل پڑے۔ جب وہاں پہنچے تو اسے قبر سے باہر اس حالت میں پایا کہ اپنے سر سے مٹی جھاڑنے میں مشغول تھا۔

بادشاہ پاس آیا، وہ اپنے بیٹے کو پہچان چکا تھا، وہ باپ سے کہتا ہے: بابا میں مر چکا تھا میں نے ابھی ابھی دو مردوں کو دیکھا تھا، جو سجدے کی حالت میں پروردگار کے حضور میرے زندہ ہونے کی دعا کر رہے تھے، تو خدا نے مجھے زندہ کر دیا۔

بادشاہ کہتا ہے: اگر ان دونوں کو دیکھو گے تو پہچان لو گے؟ اس نے جواب دیا: بالکل پہچان لونگا۔

ان لوگوں کو اس کے سامنے سے گزارا گیا، یہاں تک کہ اس نے ان دونوں کو پہچان لیا۔

اس وقت تیسرے رسول نے کہا: میں تم دونوں کے خدا پر ایمان لاتا ہوں اور یقین رکھتا ہوں کہ جو تم پیغام لے کر آئے ہو وہ برحق ہے۔

بادشاہ کہتا ہے: میں بھی ایمان لاتا ہوں۔ اس کے بعد تمام شہر والوں نے ایمان قبول کرلیا۔(۱۰)

اگرچہ ان آیات میں جس رجعت کو بیان کیا گیا ہے اس کا تعلق گذشتہ زمانہ سے ہے مگر ان آیات کے بعد لوگوں کے اس دنیا میں دوبارہ زندہ ہونے کے امکان میں کوئی شک باقی نہیں رہ جاتا۔ اس کے علاوہ ہر وہ شخص جو قرآن پر ایمان رکھتا ہے، ان آیات کے سبب مجبور ہے کہ اس بات کا عقیدہ رکھے کہ مُردوں کے زندہ ہونے کے واقعات ماضی میں واقع ہو چکے ہیں۔ لہٰذا اگر کوئی شخص آئندہ کے بارے میں بھی اسی قسم کا عقیدہ رکھتا ہے تو اسے اسلام اور کفر کا مسئلہ بنانے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

آیات کا دوسرا حصہ

اہلبیتِ عصمت وطہارت علیہم السلام سے منقول شدہ احادیث میں بہت سی آیات کے بارے میں اس بات کا ذکر ہے کہ ان آیات میں رجعت کے مسئلے کو بیان کیا جارہا ہے۔ یہاں ہم ان آیات میں سے چند مشہور آیات کا ذکر کرتے ہیں۔

پہلا مورد: سورۂ آل عمران کی آیت ۸۱

وَإِذْ أَخَذَ اللّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّيْنَ لَمَا آتَيْتُكُم مِّن كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَى ذَلِكُمْ إِصْرِي قَالُواْ أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُواْ وَأَنَاْ مَعَكُم مِّنَ الشَّاهِدِينَ.

اور جب خدا نے پیغمبروں سے عہدو پیمان لیا کہ ہم تم کو جو کتاب وحکمت دے رہے ہیں، پھر تمہارے پاس ایسا رسول آجائے جو تمہارے پاس ہو، اس کی تصدیق کرنے والا ہو، تو تم سب ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور اس کی مدد کرنا اور (پھر خدا نے) کہا: کیا اقرار کرتے ہو اور اس بات پر میرے پیمان کو قبول کرتے ہو؟ سب نے عرض کی: ہم نے اقرار کیا۔ ارشاد ہوا: تم سب (اس قول وقرار پر) گواہ رہنا اور تمہارے ساتھ میں (بھی) گواہوں میں سے ہوں۔

عیاشیؒ نے اپنی تفسیر میں فیض بن ابی شیبہ سے روایت کی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کی تلاوت کرنے کے بعد ارشاد فرمایا:

لتومنن برسول الله صلى الله عليه و آله و سلم و لتنصرن أمير المؤمنين

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانا اور امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کی مدد کرنا۔

میں نے عرض کی: ولتنصرن أمير المؤمنين یعنی امیر المومنین علیہ السلام کی مدد؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نعم من آدم فهلم جرا و لا يبعث الله نبياً و لا رسولاً الا رد الى دنيا حتى يقاتل بين يدى أمير المؤمنين

یعنی ہاں! (ایسا ہی ہے) خدا کی قسم آدم علیہ السلام اور ان کے بعد (پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے) جتنے انبیاء علیہم السلام آئے، خدا نے کسی نبی یا رسول کو مبعوث نہیں کیا مگر ان سب کو دنیا میں لوٹائے گا تا کہ

امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کے سامنے جنگ کریں (اوران کی مدد کریں)(۱۱)

ایسی ہی روایت علی بن ابراہیم رح نے اپنی تفسیر میں اپنی اسناد کے ساتھ عبداللہ بن مسکان سے کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کے بارے میں ارشاد فرمایا:

ما بعث الله نبيا من لدن آدم الى عيسىٰ عليهما السلام الا ان يرجع الى الدنيا فينصر امير المؤمنين و هو قوله لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ يعني رسول الله صلى الله عليه و آله و سلم وَلَتنصُرُنَّه يعني امير ألمؤمنين

یعنی خدا نے کسی نبی کو آدم علیہ السلام سے عیسیٰ علیہ السلام تک مبعوث نہیں کیا مگر دنیا میں واپس لائے گا تا کہ وہ امیرالمؤمنین علیہ السلام کی مدد کریں۔ خدا کے اس قول لَتُؤْمِنُنَّ بِه سے مراد ہے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائیں اور اس قول وَلَتنصُرُنَّه سے مراد ہے امیرالمؤمنین علیہ السلام کی مدد کریں۔(۱۲)

دوسرامورد: سورۂ ابراہیم کی آیت ۵ اور سورۂ جاثیہ کی آیت ۱۴

قرآن میں دومرتبہ ایامُ اللہ (خدائی دنوں) کی بات کی گئی ہے۔ سورۂ ابراہیم کی پانچویں آیت میں ارشاد ہوتا ہے:

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَى بِآيَاتِنَا أَنْ أَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَذَكِّرْهُمْ بِأَيَّامِ اللّهِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ

اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو اپنی نشانیاں دے کر بھیجا کہ اپنی قوم کو تاریکیوں سے روشنی میں نکال لاؤ اور انہیں ایام اللہ (خدائی دنوں) کی یاد دلاؤ، بیشک اس میں تمام صبر اور شکر کرنے والوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں۔

سورۂ جاثیہ کی چودھویں آیت میں فرمان خداوندی ہے:

قُل لِّلَّذِينَ آمَنُوا يَغْفِرُوا لِلَّذِينَ لا يَرْجُونَ أَيَّامَ اللَّهِ لِيَجْزِيَ قَوْماً بِما كَانُوا يَكْسِبُونَ

(اے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مؤمنین سے کہہ دیجئے کہ جو لوگ ایام اللہ (خدائی دنوں) کی توقع نہیں رکھتے ان سے درگزر کریں تا کہ خدا لوگوں کو ان کے کیے کا بدلہ دے۔

شیخ صدوق رح نے خصال میں امام محمد باقر علیہ السلام سے أيّامُ اللّه کے حوالے سے جو روایت نقل فرمائی ہے، اس روایت میں تین دنوں کو ایام اللہ قرار دیا گیا ہے۔ جس میں سے ایک دن رجعت کا بھی ہے

جسے اس روایت میں یومُ الکَرَّة کے عنوان سے یاد کیا گیا ہے، جس کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے۔

تیسرا مورد: سورۂ نحل کی آیت ۳۸

وَأَقْسَمُواْ بِاللّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لاَ يَبْعَثُ اللّهُ مَن يَمُوتُ بَلَى وَعْداً عَلَيْهِ حَقّاً وَلـكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لاَ يَعْلَمُونَ

وہ لوگ خدا کی جتنی سخت قسمیں ان کے امکان میں تھیں کھا کر کہتے ہیں کہ جو شخص مر جاتا ہے پھر خدا اسکو دوبارہ زندہ نہیں کرے گا۔ کیوں نہیں! (اٹھائے گا) یہ برحق وعدہ ہے (جس کو پورا کرنا) خدا کے ذمہ ہے، یہ اور بات ہے کہ اکثر لوگ اس حقیقت سے باخبر نہیں ہیں۔

شیخ کلینیؒ کتاب الکافی میں اپنی اسناد کے ساتھ ابوبصیرؒ سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبصیرؒ کا کہنا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی: خداوند متعال کا کہنا ہے: **وَأَقْسَمُواْ بِاللّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لاَ يَبْعَثُ اللّهُ مَن يَمُوتُ بَلَى وَعْداً عَلَيْهِ حَقّاً وَلـكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لاَ يَعْلَمُونَ**

اس سے کیا مراد ہے؟

امام علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اے ابوبصیرؒ! تمہارا اس آیت کے بارے میں کیا کہنا ہے؟ (اور لوگوں سے کیا سنا ہے؟)

ابوبصیرؒ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: مراد یہ ہے کہ مشرکین اس طرح گمان کرتے تھے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے بھی قسمیں کھایا کرتے تھے کہ خدا مردوں کو زندہ نہیں کرے گا۔

آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ہلاک ہو جائے، جو کوئی ایسی بات کرے! ایسا کہنے والوں سے پوچھو: مشرکین اللہ کی قسم کھاتے تھے یا لات و عزیٰ کی (جبکہ آیت میں ایسا کہنے والے اللہ کی قسم کھا رہے ہیں، پس مشرکین قریش مراد نہیں ہو سکتے۔)

ابوبصیرؒ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: میں آپ علیہ السلام پر قربان ہو جاؤں! آپ علیہ السلام اس آیت کے صحیح معنی کی طرف میری رہنمائی فرمائیں؟

امام علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اے ابوبصیرؒ! جب ہمارے قائم عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف قیام فرمائیں گے، تو خدا ہمارے شیعوں کی ایک جماعت کو زندہ کر کے ان کی طرف روانہ کرے گا، یہ لوگ تلواریں حمائل

کیے ہوئے ہوں گے، جب یہ بات ہمارے شیعوں کی ایک جماعت کو معلوم ہوگی جنہیں اس وقت تک موت نہ آئی ہوگی تو وہ لوگ آپس میں گفتگو کریں گے کہ فلاں ،فلاں ،فلاں اپنی قبروں سے اٹھائے گئے ہیں اور وہ لوگ (اب) خدمت امام علیہ السلام میں ہیں۔ جب یہ بات ہمارے دشمنوں تک پہنچے گی تو کہیں گے کہ شیعوں! تم کتنے جھوٹے ہو! اب جبکہ حکومت تمہارے ہاتھوں میں ہے، تب بھی جھوٹ بولنے سے باز نہیں آتے ہو۔ خدا کی قسم! نہ وہ لوگ زندہ ہوئے ہیں اور نہ ہی قیامت تک زندہ ہوں گے۔ خدا اس آیت میں ان کے اس قول کی حکایت کرتے ہوئے فرماتا ہے: وَأَقْسَمُواْ بِاللّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لاَ يَبْعَثُ اللّهُ مَن يَمُوت.(۱۴)

اسی روایت سے ملتی جلتی روایت سیرین سے تفسیر عیاشیؒ میں نقل کی گئی ہے کہ سیرین کا کہنا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

والله انما ذلك اذا قام القائم و كرمعه المكرون فقال اهل خلافكم قد ظهرت دولتكم يا معشر الشيعة وهذا كذبكم يقولون رجع فلان و فلان و فلان لا و الله لا يبعث الله من يموت

یعنی خدا کی قسم! ایسا اس وقت ہوگا جب حضرت قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف قیام فرمائیں گے اور لوٹنے والے، ان کے ساتھ لوٹیں گے۔ اس وقت تمہارے مخالفین کہیں گے کہ اے شیعوں! تمہاری حکومت قائم ہو چکی ہے اور (اب بھی) یہ تمہارا جھوٹ ہے کہ کہتے پھرتے ہو، فلاں، فلاں، فلاں زندہ ہوئے ہیں۔ خدا کی قسم! جو مر جائے خدا اُسے زندہ نہیں کرے گا۔

اس کے بعد امام علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

أَلا ترى انهم قالوا وَأَقْسَمُواْ بِاللّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ كانت مشركين اشد تعظيما باللات و العزى من ان يقسموا بغيرها (۱۵)

یعنی نہیں دیکھتے کہ آیت میں ہے کہ وہ لوگ خدا کی قسم! کھاتے ہیں جبکہ مشرکین لات و عزیٰ (دو بتوں کے نام ہے) کا شدید احترام کرتے تھے، کہ ان دو کے علاوہ کسی کی قسم نہیں کھاتے تھے (پس مشرکین مراد نہیں ہیں)۔

چوتھا مورد: سورۂ بنی اسرائیل کی آیت ۴، ۵ اور ۶

وَقَضَيْنَا إِلَى بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ فِيْ الْكِتَابِ لَتُفْسِدُنَّ فِيْ الْأَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوّاً كَبِيْراً فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ أُولاهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَاداً لَّنَا أُوْلِيْ بَأْسٍ شَدِيْدٍ فَجَاسُواْ خِلالَ الدِّيَارِ وَكَانَ وَعْداً مَّفْعُولاً ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُم بِأَمْوَالٍ وَبَنِيْنَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيْراً.

اور ہم نے بنی اسرائیل سے اسی کتاب میں بیان کر دیا تھا کہ تم لوگ روئے زمین پر دو مرتبہ ضرور فساد پھیلاؤ گے اور بڑی سرکشی کرو گے۔ پس جب ان دو میں سے پہلے کا وقت پہنچا، تو ہم نے تم پر کچھ اپنے بندوں کو مسلط کر دیا جو سخت قسم کے جنگجو تھے، تو وہ لوگ تمہارے گھروں میں گھس گئے اور خدا کا وعدہ پورا ہو کر رہا۔ پھر ہم نے تم کو دوبارہ ان پر غلبہ دے دیا اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کی اور تمہاری تعداد بڑھا دی۔

شیخ محمد بن یعقوب کلینیؒ نے اپنی کتاب الکافی میں اپنی اسناد کے ساتھ عبداللہ بن قاسم البطل (یا صالح بن سھل) سے روایت کی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا کے اس فرمان: وَقَضَيْنَا إِلَى بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ فِيْ الْكِتَابِ لَتُفْسِدُنَّ فِيْ الْأَرْضِ مَرَّتَيْن (اور ہم نے بنی اسرائیل سے اسی کتاب میں بیان کر دیا تھا کہ تم لوگ روئے زمین پر دو مرتبہ ضرور فساد پھیلاؤ گے) کے بارے میں امام علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: امام علی بن ابی طالب علیہ السلام کا قتل اور امام حسن علیہ السلام کو نیزہ مارنے کی طرف یہ آیت ناظر ہے۔

اور آیت کا یہ ٹکڑا: وَلَتَعْلُنَّ عُلُوّاً كَبِيْراً (اور بڑی سرکشی کرو گے) امام علیہ السلام نے فرمایا: یعنی امام حسین علیہ السلام کا قتل ہے۔

خداوند عالم کا یہ قول: فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ أُولاهُمَا (پس جب ان دو میں سے پہلے کا وقت پہنچا) آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب خون امام حسین علیہ السلام کی مدد کا وقت آئے گا۔

آیت کا یہ کہنا کہ: بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَاداً لَّنَا أُوْلِيْ بَأْسٍ شَدِيْدٍ فَجَاسُواْ خِلالَ الدِّيَار (ہم نے تم پر کچھ اپنے بندوں کو مسلط کر دیا جو سخت قسم کے جنگجو تھے تو وہ لوگ تمہارے گھروں میں گھس گئے) کے بارے میں فرمایا: ایک قوم جسے خدا امام قائم علیہ السلام کے ظہور سے پہلے بھیجے گا جو آل محمد علیہم السلام پر ظلم کرنے والوں میں سے کسی کو قتل کیے بغیر نہیں چھوڑے گی۔

خدا کا یہ فرمان: وَكَانَ وَعْداً مَّفْعُولاً (اور خدا کا وعدہ پورا ہو کر رہا) امام علیہ السلام نے فرمایا: امام قائم علیہ السلام کا خروج۔

خداوند متعال کا یہ کہنا: ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِم (پھر ہم نے تم کو دوبارہ ان پر غلبہ دے دیا) آپ علیہ السلام نے فرمایا: امام حسین علیہ السلام اپنے ستر ساتھیوں کے ساتھ تشریف لائیں گے، جو ایسے طلائی خود پہنے ہوئے ہوں گے، جو دورُو ہوں گے۔ لوگوں کو بتایا جائے گا کہ یہ امام حسین علیہ السلام ہیں، جو تشریف لائے ہیں تا کہ مؤمنین ان کے بارے میں شک نہ کریں اور کہیں ایسا نہ سوچ لیں کہ یہ دجال یا شیطان نہ ہوں۔ اس وقت تک امام حجت عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف لوگوں کے درمیان موجود ہوں گے۔ جب لوگوں کے دلوں میں یہ بات اچھی طرح سے بیٹھ جائے گی کہ یہ امام حسین علیہ السلام ہی ہیں، تو امام حجت علیہ السلام کو موت آ لے گی۔ پس جو آپ علیہ السلام کے غسل، کفن ودفن اور حنوط کے امور کو انجام دے گا وہ امام حسین علیہ السلام ہوں گے، (کیونکہ) وصی کے بعد وہی آیا کرتا ہے جو خود بھی وصی (اور امام) ہو۔ (۱۶)

اگر آیت کا ترجمہ غور سے پڑھا جائے تو یہ سوال ضرور ذہن میں آتا ہے کہ کس طرح ان آیات کا تعلق رجعت اور اہلبیت علیہم السلام پر کیے جانے والے مظالم کے انتقام سے ہو سکتا ہے؟ کیونکہ ان آیات میں تو قوم بنی اسرائیل کے بارے میں بات کی جا رہی ہے۔

علامہ مجلسیؒ کتاب مرآۃ العقول (جو کہ اصول کافی کی شرح ہے) میں اس بات کے جواب میں فرماتے ہیں: آیت قرآنی ہے: وَلَن تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا (خدا کی سنت میں ہرگز تبدیلی نہیں پاؤ گے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان کیا ہے: ان كلما وقع فی بنی اسرائیل يقع مثله فی هذه الامة حذو النعل بالنعل یعنی جو کچھ بنی اسرائیل میں ہوا ہے اس امت میں بھی بعینہ ویسا ہی ہوگا۔ لہٰذا جو کچھ بنی اسرائیل کے بارے میں قرآن میں بیان کیا گیا ہے اس کے ظاہر کا تعلق ان سے ہے مگر اس کے باطن میں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت بھی شامل ہے۔ (۱۷)

یہ حدیث جس کا علامہ مجلسیؒ نے تذکرہ کیا ہے، بخاری اور مسلم جیسی کتابوں میں بھی نقل کی گئی ہے۔ بخاری نے اس حدیث کو اپنی صحیح میں حضرت ابوسعید خدریؓ سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ سابقہ امتوں کی بالشت بہ بالشت و ذراع بہ ذراع پیروی کرو گے۔

یہاں تک کہ اگر وہ لوگ سوسمار کے بل میں داخل ہوئے ہوں گے، تو تم بھی ویسا ہی کرو گے۔ ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا آپ کی مراد یہود و نصاری ہیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب میں ارشاد فرمایا: ان کے علاوہ اور کون ہو سکتے ہیں! (۱۸)

سورۂ بنی اسرائیل کی ان آیات کا ایک خاص ارتباط ظہورِ امام زمانہ عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف اور رجعت کے مسائل سے ہونے کا اظہار اور بھی بہت سی روایات سے ہوتا ہے۔ جیسے کہ کتاب مقتضب الاثر اور دلائل الامامۃ میں مختلف اسناد کے ساتھ اعمش سے انہوں نے زاذان سے روایت کی ہے کہ زاذان کا کہنا ہے مجھے حضرت سلمان فارسیؓ نے کہا، کہ ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری طرف نگاہ کی تو (مجھے مخاطب کر کے) ارشاد فرمایا:

یا سلمان ان اللہ عز وجل لم یبعث نبیا ولا رسولا الا جعل لہ اثنی عشر نقیبا

اے سلمانؓ! خدا نے کسی نبی یا رسول کو نہیں بھیجا مگر اس کے لئے بارہ نقیب (لوگوں کے سرپرست و رہنما) قرار دیئے تھے۔

سلمانؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں نے یہ بات پچھلی دو کتابوں (تورات، انجیل) کے ماننے والوں سے سنی ہے اور اس بات کو جانتا ہوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے سلمانؓ! کیا تمہیں معلوم ہے میرے بارہ نقباء کون ہیں جن کو خدا نے میرے بعد امامت کے لئے منتخب کیا ہے؟

میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے سلمانؓ! خدا نے مجھے اپنے خالص نور سے خلق کیا اور مجھے (اپنی اطاعت کی طرف) بلایا، تو میں نے اس کی اطاعت کی اور علی علیہ السلام کو میرے نور سے خلق کیا اور پھر انہیں اپنی اطاعت کی طرف بلایا، تو انہوں نے اس کی اطاعت کی۔ (اس کے بعد) میرے اور علی علیہ السلام کے نور سے (میری بیٹی) فاطمہ سلام اللہ علیہا کو خلق کیا اور انہیں (اپنی اطاعت) کی طرف بلایا، تو آپ سلام اللہ علیہا نے بھی اطاعت کی۔ اس کے بعد خدا نے مجھ سے، علی علیہ السلام سے اور فاطمہ سلام اللہ علیہا سے حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام کو خلق کر کے ان دونوں کو (اپنی اطاعت) کی طرف بلایا، تو انہوں نے (بھی) اس کی اطاعت کی۔ پھر خدا نے اپنے پانچ

ناموں سے ہمارے نام رکھ دیے۔ خدا محمود ہے اور میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں، خدا اعلیٰ ہے اور یہ علی علیہ السلام ہیں، خدا فاطر ہے اور یہ (میری بیٹی) فاطمہ سلام اللہ علیہا ہیں، خدا ذوالاحسان ہے اور یہ حسن علیہ السلام ہیں، خدا محسن ہے اور یہ حسین علیہ السلام ہیں۔ اس کے بعد خدا نے ہم سے اور نور حسین علیہ السلام سے نو اماموں علیہم السلام کو خلق کیا اور انہیں (اپنی اطاعت کی طرف) بلایا، تو ان سب نے (بھی) اس کی اطاعت کی۔ یہ سب اس سے بھی پہلے ہوا، کہ خدا آسمان کو بنائے، زمین کو بچھائے، ہوا، پانی، فرشتے یا کسی انسان کو خلق کرے۔ ہم سب خدا کے علم میں نور کی حالت میں تھے، اس کی تسبیح کرتے تھے، اس کی سنتے اور اطاعت کرتے تھے۔

حضرت سلمانؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان ہوں! جو ان کی معرفت رکھتا ہو، اس کو کیا اجر وثواب ملے گا؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے سلمانؓ! جو بھی ان کی حقیقی معرفت رکھے، ان کی پیروی کرے، ان کے دوستوں کا دوست اور ان کے دشمنوں سے بیزار ہو تو، خدا کی قسم! وہ ہم میں سے ہے، اس کی منزل وہی ہوگی جو ہماری ہوگی، اس کا ٹھکانہ وہی ہوگا جو ہمارا ہوگا۔

حضرت سلمانؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا ان کے نام ونسب کو جانے بغیر ان پر ایمان لایا جاسکتا ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نہیں اے سلمانؓ!

(تو) میں نے عرض کی: پھر مجھے کس طرح ان کی معرفت حاصل ہوسکتی ہے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حسین علیہ السلام تک تو جانتے ہو۔ اس کے بعد سید العابدین علیہ السلام ہیں جن کا نام علی ہے، جو حسین علیہ السلام کے فرزند ہیں۔

پھر ان کے فرزند محمد علیہ السلام ہیں جو **باقر علم الاولین و الآخرین من النبیین و المرسلین** (تمام نبیوں اور رسولوں کے علم کو شگافتہ کرنے والے) ہیں۔

پھر ان کے فرزند جعفر علیہ السلام ہیں جو **لسان اللہ الصادق** (خدا کی سچی زبان) ہیں۔

پھر ان کے فرزند موسیٰ علیہ السلام جو **الکاظم غیظہ** (اپنے غصے کو پینے والے) اور **صابرا فی اللہ** (راہ خدا میں صبر کرنے والے) ہیں۔

پھران کے فرزند علی علیہ السلام ہیں جو الرضا لامر الله (امرِ خدا پر راضی) ہیں۔

پھران کے فرزند محمد علیہ السلام جو الجواداور المختار من خلق الله (مخلوق خدا میں سے انتخاب کیے گئے) ہیں۔

پھران کے فرزند علی علیہ السلام ہیں جو الهادی الی الله (خدا کی طرف ہدایت کرنے والے) ہیں۔

پھران کے فرزند حسن علیہ السلام جو الصامت، الامین علی سر الله (خاموش اور رازِ خدا کے امانت دار) اور العسکری ہیں۔

پھران کے فرزند ہیں جو خدا کی حجت ہیں، جو المهدی اور الناطق ،القائم بامر الله (سکوت توڑ کر امرالٰہی سے قیام کرنے والے) ہیں۔

حضرت سلمانؓ کہتے ہیں کہ یہ سن کر میں رو پڑا۔ پھر میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! سلمانؓ کے لئے انہیں پانا کہاں ممکن ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے سلمانؓ! تم اور جو لوگ بھی تمہارے جیسے ہیں اور (اسی طرح) وہ لوگ جو ان سے حقیقی معرفت کے ساتھ محبت رکھتے ہیں، سب کے سب انہیں پائیں گے۔

سلمانؓ کہتے ہیں: میں خدا کا بہت شکر بجالایا۔ پھر میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا مجھے ان کے زمانے تک مہلت دی جائے گی (اور میں زندہ رہوں گا؟)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: اے سلمانؓ! ان آیات کو پڑھو **فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ أُولاهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِباداً لَّنا أُوْلِي بَأْسٍ شَدِيدٍ فَجَاسُواْ خِلاَلَ الدِّيَارِ وَكَانَ وَعْداً مَّفْعُولاً ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُم بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيراً**

سلمانؓ کہتے ہیں: میرا شوق اور گریہ شدت اختیار کر گیا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا آپ سے کوئی وعدہ ہے؟

ارشادفرمایا: ہاں! قسم اس کی جس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجا، وعدہ ہے مجھ سے، علی علیہ السلام، فاطمہ سلام اللہ علیہا، حسن علیہ السلام، حسین علیہ السلام اور نو اماموں علیہم السلام سے، ہراس سے جو ہم سے ہو اور جسے ہماری محبت میں ظلم کا نشانہ بنایا گیا ہو۔ ہاں! خدا کی قسم! اے سلمانؓ! اس کے بعد ابلیس اور اس کے لشکر کو لایا جائے گا اور ہراس کو جو

خالص ایمان اور خالص کفر رکھتا ہے۔ یہاں تک کہ ان سے بدلہ اور انتقام لیا جائے گا۔ (اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: وَلا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَداً) تمہارا پروردگار تو کسی پر ظلم نہیں کیا کرتا۔

(پھر فرمایا) اس وقت اس آیت کی تاویل جاری ہوگی (یا فرمایا: ہم اس آیت کی تاویل ہیں) جو کہتی ہے: وَنُرِيدُ أَن نَّمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا مِنْهُم مَّا كَانُوا يَحْذَرُونَ. (ترجمہ:) اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ جو لوگ روئے زمین میں کمزور کردیئے گئے ہیں ان پر احسان کریں اور انہی کو لوگوں کا پیشوا بنائیں اور انہی کو (زمین کا) وارث قرار دیں اور انہی کو روئے زمین پر پوری قدرت عطا کریں۔ اور فرعون اور ہامان اور ان دونوں کے لشکروں کو انہی کمزوروں کے ہاتھ سے وہ چیزیں دکھائیں، جس سے یہ لوگ ڈرتے ہیں۔

سلمانؓ کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس سے اٹھا اس حالت میں کہ مجھے پرواہ نہ رہی کہ میں موت سے ملاقات کروں یا موت مجھ سے۔ (۱۹)

شیخ محمد بن مسعود عیاشیؒ اپنی تفسیر میں جو تفسیر عیاشی کے نام سے مشہور ہے، رفاعہ بن موسیٰ سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

ان اول من يكر الى الدنيا الحسين بن علي عليهما السلام و اصحابه و يزيد بن معاويه و اصحابه فيقتلهم حذو القذة بالقذة ثم قال ابوعبدالله عليه السلام ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُم بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيراً

سب سے پہلے امام حسین علیہ السلام اپنے اصحاب کے ساتھ دنیا میں تشریف لائیں گے اور ساتھ ہی یزید ملعون کو اس کے کارندوں کے ساتھ دنیا میں لوٹایا جائے گا، پس آپ ان لوگوں کو بالکل اسی طرح قتل کریں گے، جس طرح ان ظالموں نے آپ کو شہید کیا تھا۔ اس کے بعد امام جعفر صادق علیہ السلام اس آیت ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُم بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيراً کی تلاوت فرماتے ہیں۔ (۲۰)

یہاں اس بات کا تذکرہ مناسب ہے کہ تفسیر عیاشیؒ کی ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو شخص ہر شب جمعہ سورۂ بنی اسرائیل کی تلاوت کرے گا وہ امام قائم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ساتھیوں میں سے

ہوگا۔(۲۱)

پس ان روایات سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ سورۂ بنی اسرائیل کی ان آیات کا ایک خاص تعلق رجعت کے مسائل سے ہے۔ یہ اور بات ہے بغیر اہلبیت علیہم السلام کی رہنمائی کے ہمارے لئے اس بات کا سمجھنا ممکن نہیں ہے۔

پانچواں مورد: سورۂ انبیاء کی آیت ۹۵

وَحَرَامٌ عَلَى قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ (95)

اور جس بستی (والوں) کو ہم نے ہلاک کردیا محال ہے کہ (وہ دنیا کی طرف رجوع کریں) وہ رجوع نہیں کریں گے۔

علی بن ابراہیمؒ اپنی اسناد کے ساتھ محمد بن مسلمؒ سے روایت کرتے ہیں کہ: امام جعفر صادق علیہ السلام اور امام محمد باقر علیہ السلام کا ارشاد ہے: کل قریة اهلك الله اهلها بالعذاب لا یرجعون فی الرجعة یعنی ہر ایسا قریہ جس کے رہنے والوں کو خدا نے عذاب دے کر ہلاک کیا ہے، وہ لوگ رجعت میں لوٹ کر نہیں آئیں گے۔(۲۲)

اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد علی بن ابراہیمؒ فرماتے ہیں کہ یہ آیت رجعت کو ثابت کرنے کے لئے سب سے بہترین دلیل ہے، کیونکہ کوئی مسلمان اس بات سے انکار نہیں کرتا کہ قیامت میں سب کو لوٹ کر آنا ہے، چاہے اسے عذاب دے کر ہی کیوں نہ ہلاک کیا گیا ہو، لہٰذا اس آیت میں جو کہا جارہا ہے کہ وہ لوگ لوٹ کر نہیں آنے والے، اس سے مراد رجعت میں واپس آنا ہے ورنہ قیامت میں تو ان کو بھی لوٹ کر آنا ہے تاکہ انہیں آگ میں ڈالا جاسکے۔(۲۳)

چھٹا مورد: سورۂ نمل کی آیت ۸۲

وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ

اور جب ان لوگوں پر وعدہ پورا ہوگا، تو ہم ان کے واسطے زمین سے ایک چلنے والا نکال کھڑا کریں گے جو ان سے باتیں کریگا۔

دابة سے مراد چلنے والا اور ارض سے مراد زمین ہے، پس دابة الارض کے معنی ہوئے زمین پر

چلنے والا۔سوال یہ ہے اس آیت میں دابۃ من الارض سے کیا مراد ہے؟

ائمہ اہلبیت علیہم السلام کی روایات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اس آیت کا تعلق امیر المومنین علیہ السلام کی رجعت سے ہے اور اس آیت میں دابۃ من الارض سے امام علی علیہ السلام کی ذات اقدس مراد ہے۔

علی بن ابرہیمؒ نے اپنی اسناد کے ساتھ ابوبصیرؓ سے روایت کی ہے ،ابوبصیرؓ کا کہنا ہے، امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: (ایک دن) امیر المؤمنین علیہ السلام مٹی کا تکیہ بنائے ہوئے اور اپنے سر مبارک کو اس پر رکھے ہوئے مسجد میں سو رہے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے نزدیک تشریف لائے اور اپنے پیر مبارک سے انہیں ہلایا اور فرمایا: قم یا دابۃ اللہ!

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے کسی نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا ہم آپس میں ایک دوسرے کو اس نام سے پکار سکتے ہیں؟

فرمایا: نہیں، خدا کی قسم! یہ صرف اور صرف علی علیہ السلام سے مخصوص ہے، یہ وہ دابۃ ہے جس کا خدا نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے: وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ ۔

پھر فرمانے لگے: یا علی علیہ السلام! جب آخری زمانہ ہوگا خداوند متعال تمہیں بہترین شکل میں ظاہر کرے گا اور تیرے ساتھ میسم (لوہے کی چیز جس سے داغ کر نشان لگایا جاتا ہے) ہوگی، جس سے تم اپنے دشمنوں کو نشان لگاؤ گے۔ (۲۴)

تفسیر قمی میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک روایت ذکر کی گئی ہے کہ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: کہ ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی حضرت عمارؓ بن یاسرؓ سے کہتا ہے: اے ابایقظان! (حضرت عمارؓ کی کنیت) قرآن کی ایک آیت نے میرے دل میں اضطراب پیدا کر رکھا ہے اور مجھے شک میں مبتلا کر دیا ہے۔

حضرت عمارؓ کہتے ہیں: بھلا وہ کونسی آیت ہے؟

وہ شخص کہتا ہے: خداوند متعال کا (قرآن میں) کہنا ہے وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ یہ کونسا دابۃ ہے؟ (جس کا خدا نے تذکرہ کیا ہے۔)

حضرت عمارؓ فرماتے ہیں: خدا کی قسم نہ بیٹھوں گا، نہ (کچھ) کھاؤں گا، نہ پیؤوں گا، جب تک

تجھے وہ دابۃ نہ دکھادوں۔

یہ کہہ کر حضرت عمارؓ اس شخص کے ساتھ روانہ ہوجاتے ہیں یہاں تک کہ امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں۔ امام علیہ السلام اس وقت کھجور اور مکھن تناول فرمارہے تھے۔ آپ علیہ السلام عمارؓ کو دیکھ کر فرماتے ہیں: آؤ ابایقظان! (میرے ساتھ کھانے میں شریک ہوجاؤ) حضرت عمارؓ بیٹھ کر کھانا شروع کردیتے ہیں۔ یہ دیکھ کر وہ شخص تعجب کرنے لگتا ہے۔ جب حضرت عمارؓ وہاں سے اٹھے تو ان سے کہتا ہے: سبحان اللہ! اے ابایقظانؓ! آپؓ نے تو قسم کھائی تھی نہ کھائیں گے، نہ بیٹھیں گے، جب تک مجھے اس دابۃ کو نہ دِکھادیں گے۔

حضرت عمارؓ فرماتے ہیں: عقل سے کام لو تو میں تمہیں دِکھا چکا ہوں۔ (۲۵)

ساتواں مورد: سورۂ نمل کی آیت ۸۳

وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِن كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجاً مِّمَّن يُكَذِّبُ بِآيَاتِنَا

اور جس دن ہم ہر امت میں سے ایک ایک جماعت کو اکٹھا کریں گے جو ہماری آیتوں کی تکذیب کیا کرتے تھے۔

یہ آیت رجعت کی آیات میں سے واضح ترین آیت ہے، کیونکہ اس آیت میں ایک ایسے دن کا ذکر کیا جارہا ہے جب ہر امت میں سے ایک گروہ کو اٹھایا جائے گا۔ یہ دن قیامت کا نہیں ہوسکتا کہ جس دن بلا استثناء تمام لوگ اٹھائے جائیں گے۔

علی بن ابراہیمؒ اپنی اسناد کے ساتھ حماد سے روایت کرتے ہیں۔ حماد کا کہنا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: لوگ اس آیت وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِن كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجاً، کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

میں نے عرض کی: کہتے ہیں ایسا قیامت میں ہوگا۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: ایسا نہیں ہے جیسا وہ لوگ کہتے ہیں۔ ایسا رجعت میں ہوگا۔ کیا خدا قیامت کے دن ہر امت میں سے ایک جماعت کو محشور کرے گا اور بقیہ لوگوں کو چھوڑ دے گا! قیامت کے بارے میں آیت تو خدا کا یہ قول ہے کہ وَحَشَرْنَاهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ أَحَداً (ہم ان سبھوں کو اکٹھا کریں گے، تو

ان میں سے ایک کو بھی نہ چھوڑیں گے)(۲۶)

شیخ مفیدؒ کتاب الفصول المختارۃ میں لکھتے ہیں کہ ایک دن سید اسماعیل بن محمد الحمیری نے منصور کے سامنے کچھ اشعار پڑھے۔سوار قاضی جو وہاں موجود تھا، کہنے لگا کہ یہ شخص زبان سے تعریف کرتا ہے، دل میں بغض رکھتا ہے اور رجعت کا عقیدہ رکھتا ہے۔

سید جواب میں کہتے ہیں میرا رجعت کے بارے میں وہی عقیدہ ہے جیسا کہ خدا نے قرآن میں بیان کیا ہے۔ایک جگہ فرماتا ہے وَیَوْمَ نَحْشُرُ مِن كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجاً اور دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے وَحَشَرْنَاهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ أَحَداً ۔پس ان دو آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ دو حشر ہیں۔ایک حشر عمومی، جس کا تذکرہ سورہ کہف میں ہوا ہے، جس کا تعلق تمام انسانوں سے ہے اور دوسرا حشر خصوصی جس کا بیان سورۂ نمل میں ہے اور جس کا تعلق مخصوص لوگوں سے ہے۔(۲۷)

آٹھواں مورد: سورۂ قصص کی آیت ۸۵

إِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْآنَ لَرَادُّکَ إِلَی مَعَاد

بیشک (اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!) جس نے آپ پر قرآن کو فرض کیا ہے، وہ آپ کو بازگشت کی جگہ لوٹائے گا۔

علی بن ابراہیمؒ نے اپنی تفسیر میں اپنی اسناد کے ساتھ ابو خالد الکابلی سے روایت کی ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، امیر المومنین علیہ السلام اور ائمہ علیہم السلام تمہاری طرف لوٹ کر آئیں گے۔(۲۸)

نواں مورد: سورۂ غافر کی آیت ۵۱

إِنَّا لَنَنصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ آمَنُوا فِیْ الْحَیَاةِ الدُّنْیَا وَیَوْمَ یَقُومُ الْأَشْهَاد

ہم اپنے پیغمبروں کی اور ایمان والوں کی دنیا کی زندگی میں بھی ضرور مدد کریں گے اور جس دن گواہ اٹھ کھڑے ہوں گے (اس دن بھی)۔

ابن قولویہؒ نے کامل الزیارات میں اپنی اسناد کے ساتھ ابو بصیرؓ سے روایت کی ہے۔ان کا کہنا ہے امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت کی تلاوت فرمانے کے بعد ارشاد فرمایا: الحسین بن علی علیهما السلام منهم و لم ینصر بعد۔یعنی امام حسین علیہ السلام بن علی علیہ السلام بھی انہیں میں سے ہیں (جن کا خدا نے

اس آیت میں مدد کا وعدہ کیا ہے)اوران کی اب تک مدد نہیں کی گئی ہے۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں:واللہ لقد قتل قتلة الحسین ولم یطلب بدمہ بعد یعنی خدا کی قسم! امام مظلومؑ کے قاتلوں کو (یقیناً) قتل کیا گیا ہے، مگر اب تک آپؑ کے خون کا بدلہ نہیں لیا گیا۔(۲۹)

اسی آیت کی تفسیر میں علی بن ابراہیمؒ اپنی اسناد کے ساتھ امام جعفر صادقؑ سے روایت کرتے ہیں کہ امامؑ فرماتے ہیں:ذلك واللہ فی الرجعة یعنی خدا کی قسم! یہ رجعت میں ہوگا۔پھر راوی سے فرماتے ہیں: کیا تم نہیں جانتے کتنے ہی نبیوں کی اس دنیا میں مدد نہ کی گئی اور انہیں قتل کردیا گیا اوران کے بعد اماموں کو قتل کیا گیا اوران کی مدد نہ کی گئی، پس یہ رجعت میں ہوگا۔(۳۰)

باب سوم: روایات میں رجعت کا تذکرہ

رجعت کے بارے میں اہلبیت علیہم السلام سے نقل کی جانے والی روایات کی کثرت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ علامہ مجلسیؒ نے بحارالانوار میں رجعت کے باب میں تقریباً دوسو روایات ذکر کی ہیں۔ بغیر کسی شک وشبہ کے یہ تعداد حدتواتر سے بھی زیادہ ہے اسی وجہ سے علامہ مجلسیؒ ان روایات کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ اگر رجعت کے موضوع پر احادیث متواتر نہیں تو پھر کسی موضوع پر بھی تواتر کا دعویٰ نہیں کیا جاسکتا۔(۳۱)

تواتر سے مراد یہ ہے کہ اتنے لوگ خبر دیں کہ جن کا آپس میں جھوٹ بولنے پر اتفاق کر لینا عام طور پر ممکن نہ ہو۔

روایات کی ایک بڑی تعداد کو ہم پچھلی بحث میں آیات کی تفسیر کے ذیل میں بیان کر چکے ہیں۔اس باب میں صرف ایک طولانی روایت کو اختصار کے ساتھ بیان کرنے اور چند اہم نکات کو ذکر کرنے پر اکتفاء کریں گے۔

یہ روایت شیخ صدوقؒ نے عیون اخبار الرضا علیہ السلام میں اپنی اسناد کے ساتھ حسن بن جہم سے نقل کی ہیں۔اس روایت میں امام علی رضا علیہ السلام سے مامون کی مجلس میں امامت کے متعلق کیے جانے والے سوالات کو بیان کیا گیا ہے۔روایت کا خلاصہ اس طرح ہے کہ حسن بن جہم کا کہنا ہے کہ ایک دن امام علی رضا علیہ السلام کی موجودگی میں مجلس مامون میں بیٹھا ہوا تھا۔مجلس میں مختلف فرقوں کے فقہاء و متکلمین (علم کلام کے ماہرین) بھی موجود تھے۔ان میں سے کسی نے امام علیہ السلام سے امامت کے متعلق سوالات کرنا شروع کر دیئے اور امام علیہ السلام جواب دے رہے تھے۔(روایت میں ان سوالات اور امام علیہ السلام کے جوابات کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے)اتنے میں مامون درمیان میں بول پڑا اور سوالات کرنے لگا۔ایک بات جو اس نے کہی یہ تھی کہ کہتا ہے: مجھے خبر ملی ہے ایک قوم آپ علیہ السلام لوگوں کے بارے میں غلو سے کام لیتی ہے اور حد سے تجاوز کرتی ہے؟

امام علیہ السلام نے اس بات کا تفصیل سے جواب دیا اور غلو کرنے والوں سے بیزاری کا اظہار کیا اور جواب کے آخر میں فرماتے ہیں: فمن ادعی للانبیاء ربوبیة و ادعی للائمة ربوبیة او نبوة

اولغیر الائمة امامة فنحن منه برء اء فی الدنیا و الآخرة یعنی جو بھی انبیاء علیہم السلام کی ربوبیت یا ائمہ علیہم السلام کی ربوبیت یا نبوت یا جو امام نہ ہو، اس کی امامت کا دعویٰ کرتا ہے، تو ہم اس سے دنیا و آخرت میں بیزار ہیں۔

جیسے ہی امام علیہ السلام نے غالیوں سے بیزاری کا اعلان کیا۔ مامون کہتا ہے: یا ابا الحسن علیہ السلام رجعت کے بارے میں آپ علیہ السلام کا کیا کہنا ہے؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: انها لحق قد كانت في الامم السالفة و نطق به القرآن و قد قال رسول الله صلى الله عليه و آله و سلم يكون في هذه الامة كل ما كان في الامم السالفة حذو النعل بالنعل و القذة بالقذة۔۔۔

یعنی رجعت برحق ہے۔ سابقہ امتوں میں اس کی نظیر موجود رہی ہے جیسا کہ قرآن نے بیان کیا ہے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے، جو کچھ سابقہ امتوں میں ہوا ہے اس امت میں بالکل اسی طرح ہوگا۔

اس کے بعد مامون نے تناسخ کے متعلق پوچھا۔

آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جو تناسخ کا قائل ہے وہ خداوند متعال کا منکر اور جنت و جہنم کی تکذیب کرنے والا ہے۔

حسن بن جہم کا کہنا ہے ان سوالات و جوابات کے بعد مامون کہتا ہے: یا ابا الحسن علیہ السلام! خدا آپ علیہ السلام کے بعد مجھے زندہ نہ رکھے۔ خدا کی قسم! صحیح علم صرف آپ اہلبیت علیہم السلام کے پاس پایا جاتا ہے اور آپ علیہ السلام تک آپ علیہ السلام کے آباء و اجداد علیہم السلام کا علم پہنچا ہے۔ خدا آپ علیہ السلام کو اسلام اور اہل اسلام کی طرف سے بہترین جزا دے۔

حسن بن جہم کا کہنا ہے جب امام علیہ السلام تشریف لے جانے لگے تو میں بھی آپ علیہ السلام کے ساتھ ہولیا۔ جب آپ علیہ السلام گھر پہنچے تو میں امام علیہ السلام کے حضور میں خدا کا شکر بجالایا اور خوشی کا اظہار کیا کہ مامون نے آپ علیہ السلام کی بات کو قبول کیا اور آپ کا احترام کیا۔

فرمایا: اے جہم کے بیٹے! دھوکہ نہ کھانا! یہ عنقریب مجھے زہر سے شہید کرے گا۔

حسن بن جہم کا کہنا ہے اس کے بعد امام علیہ السلام نے مجھے حکم دیا کہ اس بات کو آپ علیہ السلام کی زندگی میں

چھپا کہ رکھوں اور کسی کو نہ بتاؤں۔(۳۲)

روایت میں قابل توجہ نکات:

۱) اس روایت میں امام علیہ السلام نے اپنے دشمن کی مجلس میں اور مختلف مذاہب کے علماء کی موجودگی میں، امامت کے بارے میں کیے جانے والے سوالات کے جوابات دیتے ہوئے صراحت کے ساتھ رجعت کے عقیدے کو صحیح قرار دیا ہے۔

۲) امامت کے بارے میں گفتگو کے دوران مامون کا رجعت کے متعلق سوال کرنا، یہ بات سمجھتا ہے کہ مخالفین بھی اہلبیت علیہم السلام کے ماننے والوں کے رجعت کے عقیدے سے آگاہ تھے۔

۳) غلو اور تناسخ کے درمیان رجعت کا سوال کیا جانا یہ بات سمجھاتا ہے کہ رجعت کے عقیدے کو ائمہ علیہم السلام کے زمانے سے غلو اور تناسخ جیسے اشکالات کا سامنا رہا ہے۔

۴) امام علیہ السلام نے رجعت کے عقیدے کے صحیح ہونے پر آیت قرآنی اور حدیث نبوی سے استدلال کیا ہے۔

باب چہارم: دعاؤں اور زیارات میں رجعت کا تذکرہ

رجعت کے عقیدے کا بیان دعاؤں اور زیارتوں میں بھی ملتا ہے، جیسے زیارت جامعہ اور زیارت آل یس، زیارت وارثہ وزیارت اربعین میں۔ ان زیارات میں ہم خدا اور معصومین علیہم السلام کو اپنے عقیدے پر گواہ بناتے ہوئے، رجعت کو بھی اپنے عقیدے میں شمار کرتے ہیں۔ اسی طرح ہم دعائے عہد اور زیارت جامعہ میں خدا سے یہ دعا کرتے ہیں کہ ہمیں بھی ان لوگوں میں سے قرار دے جو رجعت میں لوٹیں گے اور امام علیہ السلام کی مدد کریں گے۔

زیارت جامعہ اور رجعت:

زیارت جامعہ مشہور زیارت ہے جو شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ نے عیون اخبار الرضا علیہ السلام میں اپنی اسناد کے ساتھ موسیٰ نخعی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ موسیٰ نخعی رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے میں نے امام علی النقی علیہ السلام سے عرض کی: فرزند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے ایسی بلیغ اور مکمل زیارت تعلیم دیجئے کہ جب بھی میں آپ علیہ السلام میں سے کسی کی زیارت کرنا چاہوں تو اسے پڑھوں۔ (یعنی ایسی بلیغ اور مکمل زیارت جو ہر امام علیہم السلام کی زیارت کے وقت پڑھی جاسکے۔) اس وقت امام علیہ السلام نے موسیٰ رضی اللہ عنہ کو یہ زیارت تعلیم فرمائی۔ (۳۳)

اس زیارت کی تعریف علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے ان الفاظ میں کی ہے: انها اصح الزيارات سندا و اعمها موردا و افصحها لفظا و ابلغها معنى و اعلاها شانا (۳۴) یعنی یہ زیارتِ جامعہ تمام زیارتوں میں سے سند کے اعتبار سے صحیح ترین سند رکھتی ہے۔ تمام ائمہ علیہم السلام کی زیارت کے وقت پڑھی جاسکتی ہے۔ لفظ کے اعتبار سے فصیح ترین، معنی کے اعتبار سے بلیغ ترین اور منزلت کے اعتبار سے عظیم ترین ہے۔

اس زیارت میں کم از کم دو جگہ رجعت کا تذکرہ آیا ہے۔

(الف) پہلی جگہ اس زیارت میں خدا اور ائمہ علیہم السلام سے خطاب کر کے کہتے ہیں:

أشهد الله و اشهدكم انى مومن بكم و بما امنتم به كافر بعدوّكم و بما كفرتم به مستبصر بشانكم و بضلالة من خالفكم۔۔۔ معترف بكم مومن باياىكم مصدق برجعتكم منتظر لامركم مرتقب لدولتكم آخذ بقولكم آمر بامركم۔۔۔

میں گواہ بناتا ہوں خدا کو اور آپ اہلبیت علیہم السلام کو کہ میں آپ علیہم السلام لوگوں پر اور جس چیز پر آپ علیہم السلام لوگ ایمان

رکھتے ہیں، ایمان رکھتا ہوں۔ انکار کرتا ہوں آپؑ کے دشمنوں کا اور جس چیز کا آپ انکار کرتے ہیں۔ آپؑ کے مقام اور منزلت سے اور آپؑ کے دشمنوں کی ضلالت اور گمراہی سے آگاہ ہوں۔۔۔(یہاں تک کہ ہم کہتے ہیں) آپؑ (کے مقام) کا اعتراف کرتا ہوں۔ آپؑ کے آنے پر ایمان اور آپؑ کی رجعت کی تصدیق کرتا ہوں۔ آپؑ کے امر اور حکومت کا انتظار کرتا ہوں۔ آپؑ کے فرامین اور احکامات پر عمل کرتا ہوں۔۔۔

(ب) دوسرے ایک مقام پر اسی زیارت میں ہم خدا سے دعا کرتے ہیں کہ خدا ہمیں ان لوگوں میں سے قرار دے جو رجعت میں لوٹنے والے ہیں:

فثبتني الله ابدا ما حييت على موالاتكم و محبتكم و دينكم و لطاعتكم ۔۔۔ و جعلني ممن يقتص آثاركم و يسلك سبيلكم و يهتدي بهديكم و يحشر في زمرتكم و يكر في رجعتكم ۔۔۔

پس خداوندا! مجھے ہمیشہ جب تک زندہ ہوں آپؑ لوگوں کی محبت پر اور آپؑ لوگوں کے دین پر ثابت قدم رکھے اور مجھے آپؑ کی اطاعت کی توفیق دے۔۔۔اور خدا مجھے قرار دے ان لوگوں میں سے جو آپؑ کے نقش قدم پر اور آپؑ کی راہ پر چلتے ہیں، آپؑ کی ہدایت سے ہدایت پاتے ہیں، آپؑ کے زمرے میں محشور ہوں گے اور آپؑ کی رجعت میں لوٹیں گے۔

دعائے عہد اور رجعت:

دعائے عہد مشہور دعاؤں میں سے ہے۔ اس دعا کے بارے میں علامہ مجلسیؒ بحار الانوار میں مصباح الزائر سے روایت کرتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان ہے: جو بھی چالیس روز صبح کے وقت اس عہد کو پڑھ کر خدا سے دعا کرے گا تو وہ امام قائم عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف کے مددگاروں میں سے ہوگا اور اگر اسے حضرت علیہ السلام کے ظہور سے پہلے موت آ گئی، تو خدا اسے اس کی قبر سے اٹھائے گا۔ (اس کے علاوہ) خدا سے (اس دعا کے) ہر لفظ کے بدلے میں ہزار نیکیاں عطا کرے گا اور اس کی ہزار برائیوں کو مٹا دے گا۔ (۳۵)

اس دعا کے شروع میں ہم خدا کی حمد و ثنا بجالاتے ہیں اور امام زمانہ عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف پر

درود وسلام بھیجتے ہیں۔اس کے بعد امام زمانہ علیہ السلام سے تجدید بیعت کرتے ہیں اور خدا سے یہ دعا کرتے ہیں کہ ہمیں بھی امام علیہ السلام کے اعوان اور انصار میں سے قرار دے اور ان میں سے قرار دے جو آپ علیہ السلام کے سامنے شہادت پائیں گے۔اس کے بعد دعاء کرتے ہوئے کہتے ہیں:

أللّٰھمہ ان حال بینی و بینه الموت الذی جعلته علی عبادك حتماً مقضیاً فأخرجنی من قبری مؤتزراً کفنی شاھراً سیفی مجرداً قناتی ملبیاً دعوة الدّاعی فی الحاضر والبادی

اے معبود! اگر میرے اور ان کے درمیان موت جسے تو نے اپنے بندوں کے لئے حتمی قرار دیا ہے، رکاوٹ بن جائے تو مجھے میری قبر سے اس حالت میں نکالنا کہ میرا کفن میرا لباس ہو، میں نے اپنی تلوار نیام سے نکالی ہوئی ہو، اپنے نیزے کو میں نے بلند کر رکھا ہو اور شہر و گاؤں میں دعوت دینے والے کی پکار پر لبیک کہہ رہا ہوں۔

دعاء کے اختتام پر تین مرتبہ اپنی دائیں ران پر ہاتھ مارتے ہیں اور ہر دفعہ یہ کہتے ہیں:

العجل العجل یا مولای یا صاحب الزمان علیہ السلام

رجعت میں کون سے لوگ لوٹ کر آئیں گے؟

رجعت کے بارے عرض کیا جا چکا ہے کہ یہ عمومی نہیں ہے بلکہ اس کا تعلق مخصوص افراد سے ہے۔ سوال یہ ہے کہ جب رجعت میں سب لوگوں کو نہیں لوٹنا ہے بلکہ ایک خاص گروہ کو لوٹنا ہے، تو کون خاص ہے اور کون عام؟

جواب یہ ہے کہ خاص اور عام ہونے کا معیار ایمان اور کفر ہے۔ اس بات کو مختصر البصائر کی حدیث میں صراحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ جس میں ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس بات کے بیان کے بعد کہ سب سے پہلے جن کے لئے زمین شگافتہ ہوگی اور رجعت کریں گے، امام حسین علیہ السلام ہیں، فرماتے ہیں: ان الرجعة لیست بعامة وھی خاصة لا یرجع الا من محض الایمان محضا او محض الشرك محضا یعنی رجعت عام نہیں ہے، خاص ہے صرف خالص اور پکے مؤمنین اور خالص مشرکین لوٹیں گے۔(۳۶)

اس حدیث کے علاوہ اور بھی بہت سی احادیث میں اس بات کو دہرایا گیا ہے جیسے کہ

حضرت سلمان فارسیؓ کی روایت میں اسی قسم کے الفاظ تھے جہاں رسول خداؐ نے ارشاد فرمایا تھا: ہاں! خدا کی قسم، اے سلمانؓ! اس کے بعد ابلیس اور اس کے لشکر کو لایا جائے گا اور ہر اس کو جو خالص ایمان اور خالص کفر رکھتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ شیخ مفیدؒ اوائل مقالات میں فرماتے ہیں: رجعت میں زندہ ہونے والے دو قسم کے لوگ ہوں گے، پہلا گروہ ان لوگوں کا ہوگا جو ایمان کے اعلیٰ درجے پر فائز ہوں گے، کثرت سے اعمال صالحہ انجام دینے والے اور خود کو گناہان کبیرہ سے بچانے والے جبکہ دوسرا گروہ ایسے لوگوں کا ہوگا جو فساد کی آخری حدوں کو پہنچے ہوئے ہوں گے۔ (۳۷)

روایات میں امیر المؤمنین علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام کی رجعت کا بہت زیادہ تذکرہ ملتا ہے۔ بعض روایات تمام انبیاء علیہم السلام کی رجعت کی بات کرتی دِکھائی دیتی ہیں۔ اس کے علاوہ زیارت جامعہ اور دعائے عہد کی عبارتیں جس میں ہمیں بھی سکھایا جارہا ہے کہ ہم رجعت میں خود کے لوٹنے کی دعا کیا کریں، اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ عام مؤمنین کی ایک تعداد بھی رجعت میں لوٹیں گی۔ روایات سے یہ بات بھی واضح ہوجاتی ہے کہ اہلبیت علیہم السلام کے دشمنوں کو بھی واپس لایا جائے گا تاکہ ان سے انتقام لیا جاسکے۔ ان تمام باتوں کے بارے میں روایات پچھلی بحثوں میں بیان کی جاچکی ہے۔

اس مقام پر مناسب ہے کہ مشہور روایت کو بیان کیا جائے جسے تفسیر عیاشی میں مفضل بن عمرؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: جب قائم آل محمد عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف قیام فرمائیں گے، اس وقت پشتِ کعبہ (یا کوفہ) سے ستائیس (۲۷) مرد لائیں جائیں گے۔

(۱۔۱۵) پندرہ آدمی قوم موسیٰ علیہ السلام کے جن کا تذکرہ سورہ اعراف کی ۱۵۹ میں کیا گیا ہے،

(۱۶۔۲۲) اصحاب کہف کے سات (جوان)،

(۲۳) یوشع علیہ السلام (بن نون) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وصی، (۲۴) مومن آل فرعونؓ،

(۲۵) حضرت سلمان فارسیؓ، (۲۶) ابودجانہ انصاریؓ، (۲۷) مالک اشترؓ۔ (۳۸)

اس روایت کو شیخ مفیدؒ نے ارشاد میں بھی نقل کیا ہے مگر اس میں مومن آل فرعونؓ کی جگہ حضرت مقدادؓ کا نام ذکر کیا گیا ہے۔ (۳۹)

بابِ پنجم: رجعت مذہب اہلبیت علیہم السلام کے علماء کی نظر میں

رجعت کے عقیدے کو آیات قرآنی اور احادیث اہلبیت علیہم السلام کی نظر سے دیکھنے کے بعد، اس باب میں ہم اس عقیدے کے بارے میں مذہب اہلبیت علیہم السلام کے بعض علماء کے اقوال کا خلاصہ نقل کرتے ہیں۔

رجعت کا عقیدہ سید مرتضیٰؒ کی نظر میں:

سید مرتضیٰؒ اس بات کے جواب دیتے ہوئے کہ رجعت کی تاویل کرلی جائے کہ اس سے مراد اہلبیت علیہم السلام کی حکومت اور اقتدار کی واپسی ہے، نہ لوگوں کا مرنے کے بعد دوبارہ لوٹ کر آنا، فرماتے ہیں: اہلبیت علیہم السلام کے ماننے والوں کا اتفاق اور اجماع ہے کہ رجعت سے مراد یہ ہے کہ خدا امام مہدی علیہ السلام کے قیام کے وقت مُردوں کو زندہ کرے گا۔ رجعت کا اس معنی میں ہونا یقینی طور پر اخبار سے ثابت ہے، پس اس قسم کی تاویلات کی گنجائش نہیں ہے۔ (۴۰)

رجعت کا عقیدہ علامہ مجلسیؒ کی نظر میں:

علامہ محمد باقر مجلسیؒ بحار الانوار میں رجعت کے بارے میں روایات کو تفصیل سے نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: رجعت کے عقیدے پر اہلبیت علیہم السلام کے ماننے والوں کا ہر دور میں اتفاق رہا ہے۔ اس عقیدے کے ذریعے مخالفین پر استدلال کرتے رہے ہیں اور اس کے سبب انہیں مخالفین کی ملامت کا سامنا رہا ہے۔ (فرماتے ہیں) کس طرح ائمہ اہلبیت علیہم السلام کی حقانیت پر ایمان رکھنے والا ایسے مسئلے میں شک کرسکتا ہے جس میں اہلبیت علیہم السلام سے دوسو کے قریب صریح روایات، ہمارے چالیس سے زیادہ بڑے بڑے علماء جیسے شیخ کلینیؒ، شیخ صدوقؒ، شیخ طوسیؒ، سید مرتضیٰؒ، علی بن ابراہیمؒ، شیخ مفیدؒ، شیخ نعمانیؒ، ابن قولویہؒ، شیخ طبرسیؒ وغیرہ نے پچاس سے زیادہ کتابوں میں نقل کی ہو۔ اگر ان سب باتوں کے باوجود یہ مسئلہ متواتر نہیں تو کس چیز کے بارے میں تواتر کا دعویٰ کیا جاسکتا ہے؟

(اس کے بعد کہتے ہیں) مجھے گمان ہے جو رجعت جیسے مسائل میں شک کا اظہار کرتا ہے، حقیقت میں وہ اہلبیت علیہم السلام کی امامت پر یقین نہیں رکھتا اور کیونکہ مؤمنین کے درمیان اس بات کو کھل کر بیان نہیں کرسکتا اس لئے اس بہانے مذہب کو خراب کرنا چاہتا ہے۔ (۴۱)

قابل توجہ نکات:

پہلا نکتہ: علامہ مجلسیؒ صرف یہ نہیں فرما رہے ہیں کہ رجعت پر روایات متواتر ہیں بلکہ ان کا کہنا ہے، رجعت ان مسائل میں سے ہے، جن میں شک کرنا ائمہ اہلبیت علیہم السلام کی امامت میں شک کرنے کے برابر ہے۔ دوسروں لفظوں میں یہ عقیدہ مسلمات مذہب میں سے ہے یعنی رجعت کے عقیدے کی حیثیت مذہب اہلبیت علیہم السلام میں ایسی ہے کہ انکار کی گنجائش باقی نہیں رہتی، اس کا انکار گویا مذہب کا انکار ہے۔ شیخ طریحیؒ مجمع البحرین میں صراحت کے ساتھ رجعت کے بارے میں فرماتے ہیں: وھی من ضروریات مذھب الامامیة۔ یعنی رجعت مذہب امامیہ کے مسلمہ مسائل میں سے ہے کہ جس کا انکار ممکن نہیں ہے۔ (۴۲)

دوسرا نکتہ: آپ کا کہنا ہے کہ رجعت کا ہمارے عقائد میں سے ہونا غیروں سے بھی پوشیدہ نہیں ہے۔ ہمارے مذہب کے مخالفین بھی جانتے ہیں کہ ہم رجعت کو مانتے ہیں۔

اس مقام پر مناسب ہے کہ رجعت کے بارے میں مومن طاقؒ اور ابوحنیفہ کے درمیان ہونے والی ایک نوک جھوک اور جابر بن یزید جعفیؒ سے رجعت کا عقیدہ رکھنے کے سبب، برتے جانے والے تعصب کو بیان کیا جائے۔

مومن طاقؒ:

آپ کا نام محمد بن علی بن نعمانؒ، کنیت ابوجعفر اور مشہور القاب احول اور مومن طاق تھے۔ (طاق ایک جگہ کا نام ہے اسی کی نسبت آپ کو مومن طاق کہا جانے لگا۔) آپ بحث و مباحثے میں انتہائی مہارت رکھتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ انہیں امام جعفر صادق علیہ السلام کی جانب سے بحث و گفتگو کی اجازت تھی، اگرچہ آپ علیہ السلام نے اپنے بعض اصحاب کو اس سے روکا ہوا تھا، جیسا کہ اس بات کو ابو خالد کابلی کی روایت میں بیان کیا گیا ہے۔ (۴۳)

مومن طاق کی منزلت اس روایت سے معلوم ہوتی ہے جسے ہمارے ایک عالم محمد بن عمر کشیؒ نے متعدد اسناد کے ساتھ امام صادق علیہ السلام سے نقل کی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: زندہ اور مردہ لوگوں میں سے، سب سے زیادہ میں چار لوگوں سے محبت کرتا ہوں:

۱) برید بن معاویہ عجلیؒ ۲) زرارةؒ

۳) محمد بن مسلمؓ ۴) احولؒ (مؤمن طاق)(۴۴)

شیخ احمد بن علی نجاشیؒ نے مومن طاقؒ کی حالات بیان کرتے ہوئے، ان کی ابوحنیفہ سے رجعت کے بارے میں ہونے والی ایک گفتگو کو بیان کیا ہے، لکھتے ہیں:

ایک دن آپ سے ابوحنیفہ نے کہا: ابوجعفرؒ! کیا آپ رجعت پر عقیدہ رکھتے ہیں؟

آپ نے فرمایا: ہاں!

کہا: پھر مجھے اپنی اس تھیلی میں سے پانچ سو دینار ادھار دے دو، جب میں اور تم لوٹ کر آئیں گے تب واپس کر دونگا۔

آپ نے (جدل کرتے ہوئے) فوراً جواب دیا: دے دیتا ہوں مگر پہلے کوئی ضامن لے آؤ جو ضمانت دے سکے کہ تمہاری واپسی انسانی شکل میں ہوگی ورنہ میں اپنی رقم کس طرح تم سے واپس لونگا۔(۴۵)

جابر بن یزید جعفیؒ:

جابر بن یزید جعفیؒ کا شمار امام محمد باقر علیہ السلام کے اصحاب میں کیا جاتا ہے۔ جابرؒ کے بارے میں حافظ مزی جو ایک غیر شیعہ عالم ہے، انہوں نے اپنی کتاب تہذیب الکمال میں شعبہ سے نقل کیا ہے کہ شعبہ کا کہنا ہے: جابر صدوق فی الحدیث یعنی جابرؒ حدیث بیان کرنے میں انتہائی سچے ہیں۔ اور اسی کتاب میں سفیان سے نقل کیا گیا ہے کہ سفیان کا کہنا ہے کہ میں نے حدیث بیان کرنے میں جابرؒ سے زیادہ محتاط کسی کو نہیں دیکھا۔(۴۶)

جابرؒ کے علم کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ صحیح مسلم (جو اہلسنت کی حدیث کی کتاب ہے) میں بیان ہوا ہے کہ جراح بن ملیح کا کہنا ہے میں نے جابرؒ کو کہتے سنا کہ میرے پاس پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ستر ہزار احادیث ہیں جو سب کی سب مجھ سے امام محمد باقر علیہ السلام نے بیان فرمائی ہیں۔(۴۷)

مگر صرف اور صرف رجعت کا عقیدہ رکھنے کے سبب جابرؒ کی احادیث ترک کر دی گئیں۔ جیسے کہ صحیح مسلم میں سفیان سے نقل کیا گیا ہے کہ سفیان کا کہنا ہے: لوگ جابرؒ سے احادیث لیا کرتے تھے، یہاں تک کہ انہوں نے ظاہر کیا اس چیز کو، اس کے بعد لوگوں نے ان پر تہمتیں لگائیں اور بعض لوگوں نے انہیں

چھوڑ دیا۔سفیان سے پوچھا گیا: انھوں نے کس چیز کا اظہار کیا تھا؟ کہا: رجعت کے بارے میں اپنے عقیدے کا۔(۴۸)

ایک اہم وضاحت:

اس باب کے آخر میں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ رجعت کے ہمارے یقینی اور تسلیم شدہ مسائل میں سے ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ رجعت کے حوالے سے بیان کی جانے والی تمام تفصیلات کی حیثیت بھی ایسی ہی ہوں۔

باب ششم: رجعت پر کیئے جانے والے اشکالات کے جوابات

پچھلے ابواب میں جو مطالب بیان کیے گئے ہیں ان سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ رجعت کے مسئلے میں دو باتیں بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔

الف) مُردوں کا دوبارہ زندہ ہو کر اس دنیا میں آنا۔

ب) اہلبیت علیہم السلام کی (فوق العادۃ) فضیلت اور مظلومیت۔

اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے، عرض کرتے ہیں کہ رجعت کے بارے میں جو اشکالات کیے جاتے رہے ہیں یا جو شبہات ذہن میں آسکتے ہیں، ان کا تعلق کبھی تو پہلی بات سے ہے، جیسے یہ شبہ کہ آیا اس دنیا میں دوبارہ زندہ ہونا ممکن ہے یا نہیں؟ یا یہ سوال کہ رجعت اور تناسخ کا آپس میں کیا تعلق ہے؟

اس قسم کے سوالات اور اعتراضات کے جواب میں صرف اتنا کہیں گے کہ پچھلے ابواب میں کی جانے والی گفتگو کے بعد ان شبہات کی کوئی وجہ باقی نہیں رہتی ہے۔ بیان کیا جا چکا ہے رجعت میں زندہ ہونا ایسا ہی ہے جیسے سابقہ امتوں میں لوگ زندہ ہوئے تھے، لہٰذا نہ رجعت کے امکان میں شک کیا جا سکتا ہے اور نہ اس کو تناسخ سے ملایا جانا چاہئے۔

حقیقت میں رجعت کا انکار کرنے والوں کی مشکل بھی مردوں کی دوبارہ زندگی نہیں ہے بلکہ وہ فضیلت ہے جو رجعت کو تسلیم کرنے کی صورت میں اہلبیت علیہم السلام کے لئے ثابت ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ رجعت کو ماننے کا مطلب یہ تسلیم کرنا ہے کہ اہلبیت علیہم السلام کا حق تھا جو پامال ہوا، ان پر ظلم کیا گیا، جس کا انتقام ظالموں سے لیا جائے گا، ان تمام باتوں کا اقرار مذہب اہلبیت علیہم السلام کے مبانی ہی سے سازگار دکھائی دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس عقیدے کی مخالفت میں اتنی شدت دکھائی دیتی ہے کہ اس کے ماننے والوں پر غلو تک کا الزام لگایا جاتا رہا ہے۔

اس باب میں ہم صرف دو شبہات کو بیان کرنے پر اکتفا کرنا چاہتے ہیں جن کا مذہب اہلبیت علیہم السلام کے ماننے والوں کے لئے پیش آنا ممکن ہے۔

دوشبہات

(الف) صرف شیعہ کتابوں میں رجعت کے بارے میں روایات پائی جاتی ہیں۔ غیر شیعہ کتابوں میں اس حوالے سے کوئی تذکرہ نہیں ملتا۔

جواب میں ہم کہتے ہیں:

۱) بعض آیات جیسے سورۂ نمل کی آیت ۸۳ رجعت کے مسئلے کو صراحت کے ساتھ بیان کرتی ہے۔ جس کے بعد اگر کتابوں میں اس حوالے سے کوئی بیان نہ بھی آیا ہو تو حرج نہیں ہے۔

۲) اس کے علاوہ جیسا کہ وضاحت کی جا چکی ہے کہ یہ عقیدہ شیعہ مبانی سے زیادہ سازگار ہے، لہٰذا اس بارے میں غیروں کی خاموشی پر تعجب نہیں کیا جانا چاہئے۔

۳) اس بات کا حقیقی جواب یہ ہے کہ شیعہ اور غیر شیعہ عقائد میں بنیادی اختلاف رجعت کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ اصلی اختلاف اس بارے میں ہے کہ آیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اہلبیت علیہم السلام کی اطاعت واجب ہے یا نہیں ہے؟ دوسرے لفظوں میں کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اپنے بعد لوگوں کے لئے ہادی اور رہبر قرار دیا ہے یا نہیں؟ جب ایک بار یہ مسئلہ فریقین کی کتابوں سے ثابت ہو جائے اور اہلبیت علیہم السلام کی پیشوائی معلوم ہو جائے تو خود بخود لازم ہو جائے گا کہ جو چیز بھی ان کی جانب سے ہم تک پہنچے اس کو چوں و چرا کے بغیر تسلیم کیا جائے۔

خلاصہ یہ تقاضا کہ یہ بات مخالفین کے یہاں نہیں پائی جاتی صرف بنیادی مسائل میں درست ہے نہ ہر مسئلے میں، ورنہ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عصمت اور قرآن کے اعجاز کو بھی تورات اور انجیل سے ثابت کرنا لازم ہو جائے گا!

ب) جزا و سزا کا تعلق قیامت سے ہے، اگر اس دنیا میں ہی جزا یا سزا دے دی جائے تو پھر قیامت کا کیا فائدہ رہ جاتا ہے؟

جواب یہ ہے کہ بیان کیا جا چکا ہے کہ رجعت میں زندہ ہونے والے دوبارہ قیامت میں زندہ ہوں گے، لہٰذا رجعت کے عقیدے کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ قیامت کا انکار کیا جا رہا ہے۔ یہ درست ہے کہ قیامت میں جزا و سزا ملے گی مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کہیں اور جزا و سزا نہ دی جائے۔ روایتوں سے

معلوم ہوتا ہے کتنے ہی گناہوں کے سبب قبر میں عذاب ہوتا ہے، کتنے ہی گناہوں کی سزا دنیا میں بھی ملتی ہے۔ جب ایسا ہے تو یہ عقیدہ رکھنا کہ بڑے بڑے مجرموں سے قیامت کے ساتھ ساتھ دنیا میں بھی انتقام لیا جائے گا، یہ قیامت کے عقیدے کا انکار کرنا نہیں ہے۔

سوال تو رجعت کے عقیدے کا انکار کرنے والوں سے کیا جانا چاہئے کہ کیا مجرموں سے اس دنیا میں ان کے ظلم کا بدلہ نہیں لیا جائے گا؟ کیا اس دنیا میں مظلوموں کی شکست کو مان لیا جائے؟ ان سے سوال کیا جانا چاہئے کہ کتنے ہی انبیاء علیہم السلام شہید کیے گئے، اہلبیت علیہم السلام کو شہید کیا گیا اور خدا نے ان کی مدد نہ کی جبکہ خدا نے قرآن میں اس دنیا میں بھی اپنے رسولوں اور مؤمنین کی نصرت کا وعدہ کیا ہے، جیسے کہ سورۂ مؤمن کی آیت ۵۱ میں ارشاد ہوتا ہے إِنَّا لَنَنصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ (ہم اپنے پیغمبروں کی اور ایمان والوں کی دنیا کی زندگی میں بھی ضرور مدد کریں گے اور جس دن گواہ اٹھ کھڑے ہوں گے (اس دن بھی))

رجعت کا انکار کرنے والوں سے سوال ہونا چاہئے کہ کیا خدا نے اپنے اس وعدہ پر عمل نہیں کیا جبکہ خداوند متعال تو ہرگز وعدہ خلافی نہیں کیا کرتا؟

پس لازم ہے کہ اس دنیا میں بھی قیامت کے ساتھ ساتھ خدا کی طرف سے اپنے رسولوں اور اماموں کی نصرت کا انتظام ہو جیسے کہ اسی آیت کی تفسیر میں علی بن ابراہیم رضی اللہ عنہ اپنی اسناد کے ساتھ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ امام علیہ السلام فرماتے ہیں: ذلك والله في الرجعة یعنی خدا کی قسم! یہ رجعت میں ہوگا۔ پھر راوی سے فرماتے ہیں: کیا تم نہیں جانتے کتنے ہی نبیوں کی اس دنیا میں مدد نہ کی گئی اور انہیں قتل کر دیا گیا اور ان کے بعد اماموں کو قتل کیا گیا اور ان کی مدد نہ کی گئی، پس یہ رجعت میں ہوگا۔ (۴۹)

آخر میں خدا سے دعا ہے کہ خدا ہم سب کے دلوں کو محبت اہلبیت علیہم السلام سے منور فرما دے اور ہم سب کو حضرت امام مہدی عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف کے غلاموں میں شمار فرمائے اور آپ علیہ السلام کے ظہور میں تعجیل فرمائے۔ آمین!

حوالہ جات

(۱) الصحاح؛ اسماعیل بن حماد جوہری؛ مادہ:ر،ج،ع۔
(۲) اوائل المقالات؛ شیخ مفیدؒ؛صفحہ۷۷،۷۸؛کنگرہ شیخ مفید قم۔
(۳) رسائل (جوابات المسائل الرازیۃ)؛سید مرتضیٰؒ؛ جلد۱صفحہ۱۲۵؛دارالقرآن الکریم قم۔
(۴) بحارالانوار؛علامہ مجلسیؒ؛جلد۵۳صفحہ۳۹؛دارالاحیاء التراث العربی۔(مختصر الابصائر؛حسن بن سلیمان حلیؒ؛صفحہ۱۰۷؛موسسہ النشر الاسلامی۔)
(۵) الخصال؛ شیخ صدوقؒ؛ جلد۱صفحہ۱۰۸؛انتشارات جامعہ مدرسین قم۔
(۶) الکافی؛ شیخ کلینیؒ؛جلد۸صفحہ۱۹۸؛دارالکتب الاسلامیۃ تہران۔
(۷) الکافی؛ شیخ کلینیؒ؛جلد۸صفحہ۲۵۲؛دارالکتب الاسلامیۃ تہران۔
(۸) تفسیر القمی؛علی بن ابراہیمؒ؛جلد۲صفحہ۴۷؛موسسۃ دارالکتاب قم۔
(۹) المعجم الکبیر؛الحافظ سلیمان بن احمد الطبرانیؒ؛جلد۹صفحہ۲۲۳،۲۲۴؛داراحیاء التراث العربی۔
(۱۰) تفسیر القمی؛علی بن ابراہیمؒ؛جلد۲صفحہ۲۱۲تا۲۱۴؛موسسۃ دارالکتاب قم۔
(۱۱) تفسیر العیاشی؛محمد بن مسعود عیاشیؒ؛جلد۱صفحہ۱۸۱؛المطبعۃ العلمیۃ۔
(۱۲)تفسیر القمی؛علی بن ابراہیمؒ؛جلد۱صفحہ۲۵؛موسسۃ دارالکتاب قم۔
(۱۳)الخصال؛ شیخ صدوقؒ؛جلد۱صفحہ۱۰۸؛انتشارات جامعہ مدرسین قم۔
(۱۴)الکافی؛ شیخ کلینیؒ؛جلد۸صفحہ۵۰و۵۱؛دارالکتب الاسلامیۃ تہران۔
(۱۵)تفسیر العیاشی؛محمد بن مسعود عیاشیؒ؛جلد۲صفحہ۲۵۹؛المطبعۃ العلمیۃ۔
(۱۶)الکافی؛ شیخ کلینیؒ؛جلد۸صفحہ۲۰۶؛دارالکتب الاسلامیۃ تہران۔
(۱۷)مرآۃ العقول فی شرح اخبار آل الرسول علیہم السلام؛علامہ مجلسیؒ؛جلد۲۶صفحہ۱۲۲؛دارالکتب الاسلامیۃ۔
(۱۸)بخاری؛ابی عبداللہ محمد بخاری؛حدیث:۳۴۵۶(اور۳۲۰۷)؛صفحہ۶۹۰(اور۱۴۵۱)؛دارالجیل۔
(۱۹)مقتضب الاثر؛احمد بن عبدالعزیز جوھری؛صفحہ۶تا۸؛انتشارات طباطبائی اور دلائل الامامۃ؛محمد بن جریر طبری؛صفحہ۴۴۷تا۴۵۰بعثت قم۔

(۲۰) تفسیر العیاشی؛ محمد بن مسعود عیاشیؒ؛ جلد۲ صفحہ ۲۸۲؛ المطبعۃ العلمیۃ۔

(۲۱) تفسیر العیاشی؛ محمد بن مسعود عیاشیؒ؛ جلد۲ صفحہ ۲۷۶؛ المطبعۃ العلمیۃ۔

(۲۲) تفسیر القمی؛ علی بن ابراہیمؒ؛ جلد۲ صفحہ ۷۵ و ۷۶؛ موسسۃ دار الکتاب قم۔

(۲۳) تفسیر القمی؛ علی بن ابراہیمؒ؛ جلد۲ صفحہ ۷۶؛ موسسۃ دار الکتاب قم۔

(۲۴) تفسیر القمی؛ علی بن ابراہیمؒ؛ جلد۲ صفحہ ۱۳۰؛ موسسۃ دار الکتاب قم۔

(۲۵) تفسیر القمی؛ علی بن ابراہیمؒ؛ جلد۲ صفحہ ۱۳۱؛ موسسۃ دار الکتاب قم۔

(۲۶) تفسیر القمی؛ علی بن ابراہیمؒ؛ جلد۱ صفحہ ۲۴؛ موسسۃ دار الکتاب قم۔

(۲۷) الفصول المختارۃ؛ شیخ مفیدؒ؛ صفحہ ۹۴؛ کنگرہ شیخ مفید قم۔

(۲۸) تفسیر القمی؛ علی بن ابراہیمؒ؛ جلد۲ صفحہ ۱۴۷؛ موسسۃ دار الکتاب قم۔

(۲۹) کامل الزیارات؛ جعفر بن محمد بن قولویہؒ؛ صفحہ ۶۳؛ دار المرتضویۃ۔

(۳۰) تفسیر القمی؛ علی بن ابراہیمؒ؛ جلد۲ صفحہ ۲۵۸، ۲۵۹؛ موسسۃ دار الکتاب قم۔

(۳۱) بحار الانوار؛ علامہ مجلسیؒ؛ جلد۵۳ صفحہ ۱۲۲، ۱۲۳؛ دار الاحیاء التراث العربی۔

(۳۲) عیون اخبار الرضا علیہ السلام؛ شیخ صدوقؒ؛ جلد۲ صفحہ ۲۰۰ تا ۲۰۲؛ نشر جھان۔

(۳۳) عیون اخبار الرضا علیہ السلام؛ شیخ صدوقؒ؛ جلد۲ صفحہ ۲۷؛ نشر جھان۔

(۳۴) بحار الانوار؛ علامہ مجلسیؒ؛ جلد۹۹ صفحہ ۱۴۴؛ دار الاحیاء التراث العربی۔

(۳۵) بحار الانوار؛ علامہ مجلسیؒ؛ جلد۵۳ صفحہ ۹۵؛ دار الاحیاء التراث العربی۔

(۳۶) مختصر البصائر؛ حسن بن سلیمان حلیؒ؛ صفحہ ۱۰۶، ۱۰۷؛ موسسہ النشر الاسلامی۔

(۳۷) اوائل المقالات؛ شیخ مفیدؒ؛ صفحہ ۷۷، ۷۸؛ کنگرہ شیخ مفید قم۔

(۳۸) تفسیر العیاشی؛ محمد بن مسعود عیاشیؒ؛ جلد۲ صفحہ ۳۲؛ المطبعۃ العلمیۃ۔

(۳۹) الارشاد فی معرفۃ حجج اللہ علی العباد؛ شیخ مفیدؒ؛ جلد۲ صفحہ ۳۸۶؛ کنگرہ شیخ مفید۔

(۴۰) رسائل (جوابات المسائل الرازیۃ)؛ سید مرتضیٰؒ؛ جلد۱ صفحہ ۱۲۶؛ دار القرآن الکریم قم۔

(۴۱) بحار الانوار؛ علامہ مجلسیؒ؛ جلد۵۳ صفحہ ۱۲۲، ۱۲۳؛ دار الاحیاء التراث العربی۔

(۴۲) مجمع البحرین؛ فخر الدین بن محمد طریحیؒ؛ مادہ رج ع؛ مرتضوی تہران۔

(۴۳) رجال الکشی؛ محمد بن عمر کشیؒ؛ صفحہ ۱۸۵،۱۸۶؛ انتشارات دانشگاہ مشھد۔

(۴۴) رجال الکشی؛ محمد بن عمر کشیؒ؛ صفحہ ۱۸۵؛ انتشارات دانشگاہ مشھد۔

(۴۵) رجال النجاشی؛ احمد بن علی نجاشیؒ؛ صفحہ ۳۲۶؛ انتشارات جامعہ مدرسین قم۔

(۴۶) تھذیب الکمال؛ حافظ مزی؛ جلد ۳ صفحہ ۳۰۵؛ دار الفکر۔

(۴۷) صحیح مسلم؛ مسلم بن حجاج نیشاپوری؛ صفحہ ۲۲؛ دار الکتاب العربی۔

(۴۸) صحیح مسلم؛ مسلم بن حجاج نیشاپوری؛ صفحہ ۲۲؛ دار الکتاب العربی۔

(۴۹) تفسیر القمی؛ علی بن ابراہیمؒ؛ جلد ۲ صفحہ ۲۵۸،۲۵۹؛ موسسۃ دار الکتاب قم۔

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

Where Education & Learning become reachable to all

Green Island Online Teachings
(A Project of GIT®)

(92) (321) 3880748
(92) (331) 2461426
giot@greenislandtrust.org

courses we offer

- *Qaida/Quran*
- *Qawaid-e-Tajweed*
- *Tafheem-ul-Quran*
- *Memorization*
- *Arabic Language*
- *Diniyat/Tawzeeh-ul-Masil*

Only in Rs.
250 Per Hour

giot.teacher admin

Weekend Package	3 Days a week Package	5 Days a week Package
Duration: 1 Hour	Duration: 40 minutes	Duration: 25 minutes (specially for kids)

Female Teacher is also available

For registration visit us on:

www.onlineteachings.greenislandtrust.org

GIYF, Opp. Zainab Panjwani Hospital, Near Ghusl Khana Fatimiyah Community Centre, Karachi

fb: greenislandonlineteachings

*Condition Apply

Green Island
Developmental & Educational Services
(A Project of GIT®)

For any Queries
0336-2783491

SUMMER CAMP

Only For Boys

Class IV - XII

Enjoy Summer Holidays with Gides

COMING SOON

Picnic / Outing

Cricket / Indoor Games

Educational Field Trip

Learn with Fun

قواعد وضوابط

۱۔ اس کتابچہ میں موجود سوالنامہ کے جوابات اسی کتابچہ سے وصول کیے جائیں گے۔

۲۔ شرعاً صرف وہی افراد اس مقابلہ میں حصہ لینے کے اہل ہیں جو خود مطالعہ کر کے جواب نامہ پُر کریں۔

۳۔ ترغیب مطالعہ پروگرام میں شمولیت کی اہلیت: کم از کم دس سال عمر کے لڑکے اور لڑکیاں۔

۴۔ جواب کے نشان ایک سے زائد ہونے کی صورت میں جواب غلط شمار کیا جائے گا۔

۵۔ صحیح جوابات دینے والے افراد میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے فرد کو بالترتیب مندرجہ ذیل انعامات دیئے جائیں گے۔

خصوصی انعامات

❁ پہلا انعام: LED ❁ دوسرا انعام: Android Tablets

❁ تیسرا انعام: Gold Coin ❁ چوتھا و پانچواں انعام: -/Cash Prize Rs.2500

❁ اگر خصوصی انعامات حاصل کرنے والوں کی تعداد ۲۰۰ سے زائد ہوئی تو خصوصی انعامات میں مزید اضافہ کیا جائے گا۔

نوٹ:

(۱) ایک سے زائد انعام کے حقدار ہونے کی صورت انعامات بذریعہ قرعہ اندازی تقسیم کئے جائیں گے۔

(۲) باقی شرکاء میں جنہوں نے 75% یا اس سے زائد نمبر حاصل کئے ہوں گے ان کے درمیان بھی عمومی انعامات تقسیم کئے جائیں گے۔

(۳) مندرجہ بالا انعامات مرد وخواتین میں علیحدہ علیحدہ تقسیم کئے جائیں گے۔

۶۔ مقابلہ میں شامل ہونے کی فیس مبلغ (50 روپے) ہے جو مقالہ حاصل کرتے وقت ادا کرنا ہوگی۔

۷۔ یہ کتاب ہماری ویب سائٹ www.youth.greenislandtrust.org سے بھی حاصل کی جاسکتی ہے۔

۸۔ کتابچے کے بغیر، فقط جواب نامے کی تصدیق شدہ کاپی (30 روپے) فیس کے ساتھ حاصل کی جاسکتی ہے۔

۹۔ بیرونِ پاکستان مؤمنین جواب نامے ($2) فیس کے ساتھ ہمارے نمائندوں کو جمع کرا سکتے ہیں۔

۱۰۔ کتابچہ ۷ مئی ۲۰۱۵ء سے ۲۰ مئی ۲۰۱۵ء تک ان سینٹرز سے حاصل اور جواب نامہ ۲۵ مئی ۲۰۱۵ء تک انہیں سینٹرز پر جمع کروایا جاسکتا ہے:

الف) GIYF (صبح ۱۰ سے رات ۱۰ روزانہ سوائے اتوار)

ب) حسن علی بک ڈپو۔کھارادر

ج) محمد علی بک ڈپو۔سولجر بازار

۱۱۔ نتائج کا اعلان اور تقسیمِ انعامات کا پروگرام ۳۱ مئی ۲۰۱۵ء بروز اتوار منعقد کیا جائے گا۔

۱۲۔ ۱۰، جون ۲۰۱۵ء تک انعامات وصول نہ کیے گئے تو ادارہ ذمہ دار نہ ہوگا۔

۱۳۔ کتابچہ جمع کرواتے وقت اپنے "ب" فارم/ شناختی کارڈ یا اسکول رپورٹ کارڈ/ فیس سلپ کی اصل یا فوٹو کاپی ضرور ساتھ لے کر آئیں۔

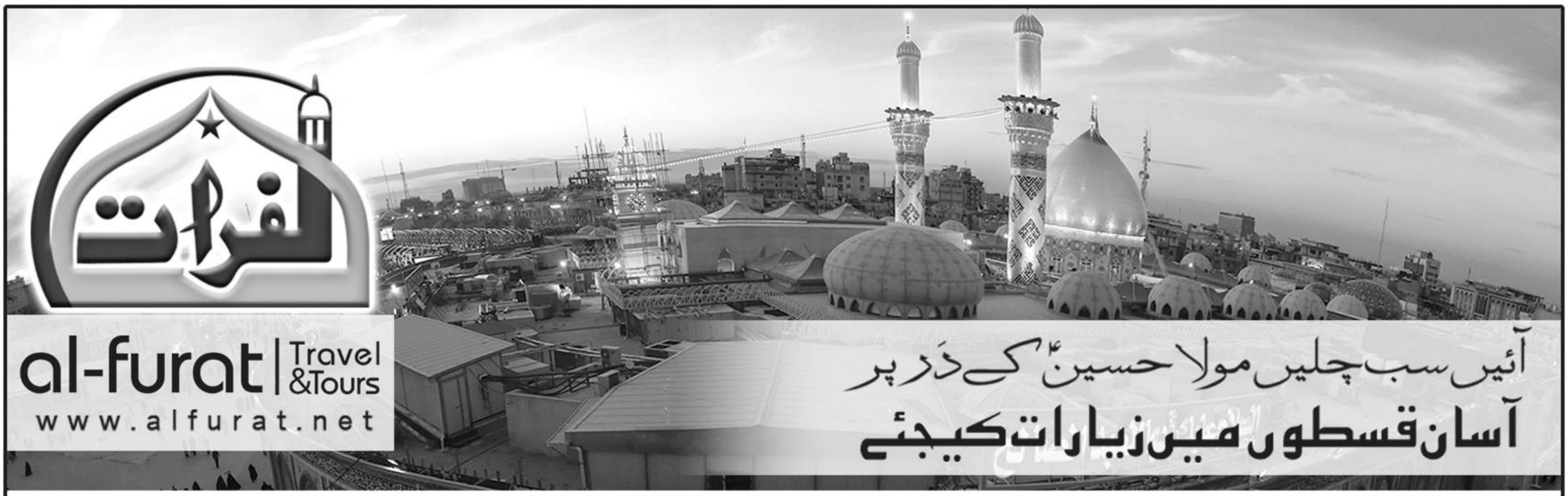

al-furat | Travel &Tours

www.alfurat.net

"HAJJ" 2015

(Govt Scheme)

With: AGHA MOHAMMED RAZA DAWOODANI

Registration Open

Limited Seats Available

Only IRAQ (Budget)

27-Rajab In NAJAF 03-Shaban in Karbala
With:AGHA MOHAMMED IRFAN BHIMANI
Departure:12-May-15 Cost:US $ 930
Registration Open Limited Seats Available

Only IRAQ (Budget)

15-Shaban In KARBALA
With:AGHA MOHAMMED IRFAN BHIMANI
Departure:30-May-15 Cost:US $ 1000
Registration Open Limited Seats Available

"UMRAH"

27-Rajab & 03-Shaban In MAKKAH
With:AGHA SYED ABU'TALIB TABATABAI
Departure:14-May-15 Cost:RS.110,000/-
Registration Open Limited Seats Available

Only IRAQ (Budget)

EID-UL-FITR In KARBALA
With:AGHA MOHAMMED IRFAN BHIMANI
Departure:15-Jul-15 Cost:US $ 880
Registration Open Limited Seats Available

TEXT
FOLLOW ALFURATGROUP
TO 40404 FOR SMS UPDATE

0092 321-2309868-78
0092 301-8229446-48

Suit # 3, Hanif Mansion, Behind Bohri Masjid, Near Nishtar Park,
Soldier Bazar No. 3, Karachi. Phone: (92-21) 32242246-47-48

سوالات

۱۔ کس عالم دین نے رجعت کی روایات کو نقل کرنے کے بعد کہا کہ رجعت کے موضوع پر اگر احادیث متواتر نہیں، تو پھر کسی موضوع پر بھی تواتر کا دعوی نہیں کیا جا سکتا۔

(الف) علامہ مجلسیؒ
(ب) علامہ حلّیؒ
(ج) سید ابن طاؤوسؒ
(د) شیخ صدوقؒ

۲۔ علامہ مجلسیؒ نے کس زیارت کی تعریف میں فرمایا: یہ زیارت تمام زیارتوں میں سند کے اعتبار سے صحیح ترین سند رکھتی ہے اور تمام ائمہ علیہم السلام کی زیارت کے وقت پڑھی جا سکتی ہے۔

(الف) زیارتِ جامعہ
(ب) زیارت عاشورہ
(ج) زیارت وارثہ
(د) زیارت آلِ یسٰین

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام کی روایت کے مطابق، 27 مردوں کو امام حجت علیہ السلام کے قیام کے وقت کہاں سے لایا جائے گا؟

(الف) پشت کعبہ
(ب) مدینہ
(ج) کربلا
(د) بغداد

۴۔ سورۂ بقرہ کی آیات میں کن کے دوبارہ زندہ ہونے کا ذکر ہے؟

(الف) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم
(ب) طاعون سے ہلاک ہونے والے
(ج) حضرت حزقیل علیہ السلام
(د) تینوں صحیح

۵۔ سورۂ یس کی آیت ۱۳ اور ۱۴ کے مطابق۔
(الف) دو پیغمبروں کو جھٹلایا گیا
(ب) تیسرے پیغمبر نے بادشاہ کے خدا کی عبادت کی
(ج) صرف دو پیغمبروں کی دعا سے اندھا دیکھنے کے قابل ہوا
(د) تینوں صحیح

۶۔ حضرت ایوب علیہ السلام کی دعا کی قبولیت کے بعد۔
(الف) اللہ نے ان کے اہل وعیال کو واپس زندہ کیا
(ب) اللہ نے ان کے اہل وعیال جتنے ہی دوسرے اور دے دیئے
(ج) ان کو رنج نے چھولیا (د) تینوں صحیح

۷۔ روایت ائمہ علیہم السلام کے مطابق سورۂ نمل کی آیت ۸۲ میں دابة الارض سے کیا مراد ہے؟
(الف) زمین پر چلنے والا (ب) امیر المؤمنین علیہ السلام کی رجعت
(ج) ائمہ علیہم السلام کی رجعت (د) مطلق رجعت

۸۔ امام جعفر صادق علیہ السلام کی حدیث کے مطابق سب سے پہلے کس کے لئے زمین شگافتہ ہوگی؟
(الف) حضرت عیسیٰ علیہ السلام (ب) امام حسین علیہ السلام
(ج) امام زین العابدین علیہ السلام (د) امام علی رضا علیہ السلام

۹۔ حدیث کے مطابق سورۂ آل عمران کی آیت ۸۱ میں لتنصرنه سے کیا مراد ہے؟
(الف) حضرت علی علیہ السلام انبیاء علیہم السلام کی مدد کریں گے
(ب) انبیاء علیہم السلام حضرت علی علیہ السلام کی مدد کرے گے
(ج) دونوں صحیح (د) دونوں غلط

۱۰۔ روایت کے مطابق و کان وعداً مفعولاً سے کیا مراد ہے؟

(الف) امام حسین علیہ السلام کی مدد کا وقت آئے گا (ب) امام قائم علیہ السلام کا خروج

(ج) دونوں صحیح (د) دونوں غلط

۱۱۔ جناب سلمان فارسیؓ نے یہ جملہ کب فرمایا کہ: ''مجھے اس بات کی پرواہ نہیں کہ میں موت سے ملاقات کروں یا موت مجھ سے''

(الف) امام زمانہ علیہ السلام کے تذکرہ کے بعد (ب) رجعت کے تذکرہ کے بعد

(ج) دونوں صحیح (د) دونوں غلط

۱۲۔ سورہ قصص کی آیت ۸۵ کی تفسیر میں کس راوی نے کس امام علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ اس کا تعلق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، امیر المؤمنین علیہ السلام اور ائمہ علیہم السلام کے لوٹ آنے سے ہے؟

(الف) ابو خالد۔۔۔امام محمد باقر علیہ السلام (ب) ابو بصیرؒ۔۔۔امام جعفر صادق علیہ السلام

(ج) ابو خالد۔۔۔امام زین العابدین علیہ السلام (د) ابو بصیرؒ۔۔۔امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

۱۳۔ سورۂ مؤمن میں کن کی نصرت کا وعدہ کیا گیا ہے؟

(الف) رسول (ب) آئمہ

(ج) دونوں صحیح (د) دونوں غلط

۱۴۔ رجعت کے لغوی اور اصطلاحی معنیٰ (بالترتیب) کیا ہیں؟

(الف) لوٹنا اور واپس آنا۔۔۔موت کے بعد دوبارہ اٹھایا جانا

(ب) لوٹنا۔۔۔مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا

(ج) واپس آنا۔۔۔مرنے کے بعد دنیا میں واپس پلٹنا

(د) الف، ب، ج تینوں صحیح

۱۵۔ اصطلاحی رجعت سید مرتضیٰؒ اور شیخ مفیدؒ کے بیان کی روشنی میں۔۔۔

(الف) جنابِ عیسیٰ علیہ السلام کی رجعت ہوگی

(ب) ظہور امام علیہ السلام کے بعد ہر شخص کی رجعت ہوگی

(ج) رجعت کا تناسخ اور مختلف جنم کے عقیدے سے کوئی ربط نہیں

(د) الف، ب، ج تینوں صحیح

۱۶۔ صحیح جملے کا انتخاب کریں؟

(الف) قیامت میں تمام لوگ زندہ نہیں ہوں گے

(ب) رجعت میں جو زندہ ہوں گے وہی قیامت میں زندہ ہوں گے

(ج) رجعت میں تمام لوگ زندہ نہیں ہوں گے

(د) تینوں غلط

۱۷۔ سورۂ بنی اسرائیل کی آیت ۴، ۵، ۶ کا کون سا حصہ رجعت پر دلالت کرتا ہے؟

(الف) فاذا جاء وَعدُ أُولاهُما (ب) و کان وعداً مفعولاً

(ج) ثم رددنا لکم الکرّة علیهم (د) و جعلنا کم أکثر نفیراً

۱۸۔ روایات کے مطابق، رجعت میں لوٹ کر نہیں آئے گا:

(الف) جو رجعت کا عقیدہ نہ رکھتا ہو (ب) جو ظالم نہ ہو

(ج) جن کو عذاب دے کر ہلاک کیا ہو (د) تینوں صحیح

۱۹۔ کس نے رجعت کو مسلمات وضروریاتِ دین میں سے قرار دیا ہے؟

(الف) علامہ مجلسیؒ (ب) شیخ مفیدؒ

(ج) شیخ طریحیؒ (د) الف اور ج دونوں

۲۰۔ شیخ مفیدؒ کے مطابق زندہ ہونے والے افراد کون ہوں گے؟

(الف) تمام نیک لوگ (ب) تمام برے لوگ

(ج) دونوں صحیح (د) دونوں غلط

۲۱۔ سید مرتضیٰؒ کے نظریے کے مطابق۔۔۔

(الف) تمام مؤمنین کو امام زمانہ علیہ السلام کی مدد کے لئے لایا جائے گا

(ب) تمام دشمنوں کو انتقام لینے کے لئے لایا جائے گا

(ج) دونوں صحیح (د) دونوں غلط

۲۲۔ لغوی معنی کے لحاظ سے ''رجعت'' میں کیا شامل ہے؟

(الف) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پلٹنا (ب) امام حسین علیہ السلام کا پلٹنا

(ج) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مُردوں کو زندہ کرنا (د) تینوں صحیح

۲۳۔ یوم اللہ سے کیا مراد ہے؟

(الف) رجعت کا دن (ب) قیامت کا دن

(ج) امامؑ کے قیام کا دن (د) تینوں صحیح

۲۴۔ روایات میں بنی اسرائیل اور امت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شباہت کے حوالے سے کیا بیان ہوا ہے؟

(الف) جیسا بنی اسرائیل میں ہوا ہے، بعینہ ویسا ہی ہوگا

(ب) بالشت بہ بالشت پیروی کریں گے

(ج) خدا کی سنت میں تبدیلی نہیں ہوگی (د) تینوں صحیح

۲۵۔ امام حسن علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام کے نور کو کن کے انوار سے خلق کیا گیا؟

(الف) سیدہ سلام اللہ علیہا کے نور سے (ب) مولا علی علیہ السلام کے نور سے

(ج) مولا علی علیہ السلام اور سیدہ سلام اللہ علیہا کے نور سے (د) تینوں غلط

۲۶۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ ہم میں سے ہے جو۔۔۔

(الف) ہماری حقیقی معرفت رکھے (ب) ہماری پیروی کرے

(ج) ہمارے دوستوں سے دوستی اور دشمنوں سے دشمنی رکھے

(د) تینوں صحیح

۲۷۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روایت میں **صابراً فی اللہ** اور **الامین علیٰ سر اللہ** کن کی صفت بیان کی ہے؟

(الف) حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام

(ب) حضرت ابراہیم علیہ السلام اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(ج) تمام آئمہ علیہم السلام (د) تینوں غلط

۲۸۔ روایات میں آیا ہے کہ امام زمانہ علیہ السلام کے ساتھیوں میں سے ہوگا جو۔۔۔

(الف) سورۂ بنی اسرائیل کی تلاوت کرے گا (ب) رجعت کا عقیدہ رکھے گا

(ج) قرآن سے مانوس ہوگا (د) تینوں غلط

۲۹۔ سورۂ نمل آیت ۳۸ رجعت کے عنوان پر۔۔۔

(الف) مہم ترین آیت ہے (ب) واضح ترین آیت ہے

(ج) رجعت کی جانب اشارہ ہے (د) اس کا تعلق رجعت سے نہیں ہے

۳۰۔ سورۂ نحل کی آیت ۳۸ کے مطابق اللہ کی قسم کھانے والے کون ہوں گے؟

(الف) مشرکین (ب) کفار

(ج) دونوں صحیح (د) دونوں غلط

Shop#1, Fatima Residency
Adjacent Sarwat Photo Studio,
Soldier Bazar#2, Karachi.

(+92)332-4727211
(+92)321-3641896
piranicatering.webs.com

Trusted Name

Pirani Caterers & Decorators

WE MAKE YOUR EVENT MEMORABLE ONE
WE PROVIDE COMPLETE SETUP FOR WEDDING, DINNER, LUNCH PARTIES, PICNIC, BIRTHDAY & ETC

Day Menu		
	Monday	Aloo Qeema, Chicken Biryani, Beef Pulao
	Tuesday	Chicken Qorma, Beef Biryani, Chinese Pulao
	Wednesday	Beef Haleem, Chicken Pulao, Beef Biryani
	Thursday	Palak Ghost, Beef Pulao, Chicken BBQ Biryani
	Friday	Daal, Rice, Beef Biryani, Chicken Pulao
	Saturday	Hara Masala Biryani, Chicken Karai, Beef Pulao
	Sunday	Chicken Biryani

		Night Menu
Monday	Chicken Qorma	
Tuesday	Chicken White Roast	
Wednesday	Aloo Qeema	
Thursday	Chicken Karai	
Friday	Chicken Ginger	
Saturday	Chicken Qorma	
Sunday	Chapli Kabab, Tandoori Chicken Fried	

Chicken / Beef Nihari

will be available daily As per public demand

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجعت

رجسٹریشن نمبر:__________

رجسٹریشن فارم

نام:______________________ جنس:______________

والد/ شوہر کا نام :______________ تاریخ پیدائش :______________

ای۔میل: ______________ موبائل نمبر:______________

پتہ:____

میں نے کتابچے میں دیئے گئے قواعد وضوابط کو پڑھ لیا ہے اور ان پر عمل کروں گا/کروں گی۔

______________ ______________

دستخط امیدوار دستخط والد/سرپرست

For Office Use

نام:______________________ رجسٹریشن نمبر:______________

تاریخِ وصول:______________ وصول کرنے والے کا نام:______________

____

دستخط ومُہر

نوٹ:

۱) نتائج کے اعلان کے ایک ہفتے بعد تک انعامات وصول نہ کیے گئے تو ادارہ ذمہ دار نہ ہوگا۔

۲) انعامات وصول کرنے کے لئے اس Slip کو ساتھ لانا لازمی ہے۔

Green Island
Developmental & Educational Services
(A Project of GIT®)

Let us be the beacon to acquire knowledge & wisdom

I - X - XI - XII

(Science & Commerce)

B.Com (I - II)

O' & A' Level

Summer Camp - Learn with Fun

Advance Excel & Financial Modeling

Java Programing - Tally ERP 9.0

Basic Intro - Graphic Designing

Video Editing - Photography

021-32253606 | 0336-2783491

* Financial Assistance program also available for Momin Student.

for Boys Only

*Condition Apply

GIDES, Opp.Zainab Panjwani Hospital, Near Fatimiyah Community Centre (Ghusal Khana), Karachi

جواب نامہ

رجسٹریشن نمبر:__________

سوال	الف	ب	ج	د	سوال	الف	ب	ج	د
۱					۱۶				
۲					۱۷				
۳					۱۸				
۴					۱۹				
۵					۲۰				
۶					۲۱				
۷					۲۲				
۸					۲۳				
۹					۲۴				
۱۰					۲۵				
۱۱					۲۶				
۱۲					۲۷				
۱۳					۲۸				
۱۴					۲۹				
۱۵					۳۰				

رجعت

Feedback Form

۱) اس کتابچے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

۲) آئندہ کتابچے میں کسی خاص موضوع کو پڑھنا چاہتے ہیں؟

AL ZAHRA TRAVELS

ANNOUNCED

HAJJ GROUP 2015

GOVT HAJJ SCHEME UNDER THE SUPERVISION OF
MOULANA ABDULLAH RIZWANI

UMRAH GROUP

in **RAJAB** | (APRIL 2015) | @ 1250$

EID IN IRAQ ZIARAAT PACKAGE

only **IRAQ** | 14 Days | $1100 (Per Person)

AL ZAHRA TRAVALS

Shop No.1, Al-Zahoor Appartment, Near Hashmani Hospital, Karachi.
Tel: +92 21 32783588-89 | Mob: +92 300 2313266, +92 321 2313266, +92 343 3098546, +92 323 2129941
Fax: +92 21 32783590
Email: hashim@alzahratravels.com, noor.butt@alzahratravels.com

المسار
almasar
Travel & Tourism Co.

نجف میں شاہِ نجفؑ کا ماتم

ہمراہ مولانا رضا حیدر رضوی | نوحہ خواں: سید وجیہ حسن زیدی

شبِ ضربت مسجدِ کوفہ میں

شبِ شہادت حرمِ امام علی علیہ السلام میں

۲۳ رمضان شبِ لیلۃ القدر کربلا معلیٰ میں | اعمالِ شبِ عید الفطر کربلا معلیٰ میں

درسِ معارفِ اسلامی کربلا معلیٰ میں

خطابت علامہ امجد جوہری

روانگی 4 جولائی 2015ء
(بمطابق: 17 رمضان)
قیام: 16 دن
کُل اخراجات
$1550

روانگی 5 جولائی 2015ء
(بمطابق: 18 رمضان)
قیام: 9 دن
کُل اخراجات
$950

پاسپورٹ جمع کرانے کی آخری تاریخ 1 جون 2015ء | محدود نشستیں پہلے آیئے پہلے پایئے کی بنیاد پر ہیں۔

Info@almasartravels.com.pk www.almasartravels.com.pk @almasartravels /almasartravels

PAKISTAN OFFICE:
Off # 8 Jm/2/200 Gulshan-e-Sabir
Bahaduryar Jang Road,
Karachi-Pakistan
(+92) 021 32237272-71

IRAQ OFFICE
Shahrah-e-Sadun,
Opp Petrol Station,
Baghdad, Iraq.
(+964) 0780 7256110

Mohsin Badami	0300-2887288
Qasim Badami	0333-3447883
Joun Zahidi	0300-8280650
Ali Rizvi	0333-2972806